ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء — عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محمودا
غلام احمد قادیانی

تار کا پتہ: الفضل قادیان بٹالہ

رجسٹرڈ ایل نمبر ۴۳۵

THE ALFAZL
QADIAN

اخبار الفضل قادیان

ہفتہ میں دو بار — فی پرچہ ایک آنہ

ایڈیٹر غلام نبی

قیمت سالانہ پیشگی للعہ — ششماہی للعہ — سہ ماہی عہ

جماعت احمدیہ کا مسلمہ آرگن جسے (۱۹۱۳ء میں) حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ نے اپنی ادارت میں جاری فرمایا

جلد ۱۳ — نمبر ۵۷ — مورخہ ۸ جنوری سنہ ۱۹۲۶ء یوم جمعہ مطابق ۲۲ جمادی الثانی سنہ ۱۳۴۳ھ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی نظم

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مدح میں

(یہ نظم سالانہ جلسہ کے موقعہ پر ۲۸ دسمبر سنہ ۱۹۲۵ء کو منشی قاسم علی خان صاحب رامپوری نے مجمع میں سنائی)

ہم انہیں دیکھ کے حیران ہوئے جاتے ہیں
خود بخود چاک گریبان ہوئے جاتے ہیں

دشمن آدم کے جو نادان ہوئے جاتے ہیں
ہائے انسان سے شیطان ہوئے جاتے ہیں

گیسوئے یار پریشان ہوئے جاتے ہیں
اب تو واعظ بھی پشیمان ہوئے جاتے ہیں

غیب سے فضل کے سامان ہوئے جاتے ہیں
مرحلے سارے ہی آسان ہوئے جاتے ہیں

حسن ہے داد طلب عشق تماشائی ہے
لاکھ پردوں میں وہ عریان ہوئے جاتے ہیں

تیری تعلیم میں کیا جادو بھرا ہے مرزا
جس سے حیوان بھی انسان ہوئے جاتے ہیں

مدینۃ المسیح

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جلسہ کی تھکا دینے والی مصروفیت کے سبب تاہنوز کھانسی اور زکام میں مبتلا رہیں کل ۴ جنوری سے بخار کی شکایت بھی ہو جاتی ہے۔ جسم میں دبلا پن اور کمزوری بھی محسوس ہوتی ہے۔ احباب حضور کی صحت اور توانائی کے لئے دعا کریں۔

یکم جنوری کو جناب مولوی عبد الرحیم صاحب نیر کی صاحبزادی مبارکہ بانو کا نکاح جناب عنایت حسین خان صاحب سکنہ پیلی بھیت کے صاحبزادہ محمد احمد خان سے پانچ ہزار روپیہ مہر پر ہوا۔ اعلان نکاح حضرت اقدس نے مسجد مبارک میں فرمایا۔ خدا تعالیٰ جانبین کے لئے اس تقریب کو مبارک کرے۔

خان صاحب ذوالفقار علیخان صاحب و مولوی فضل الدین صاحب اس مقدمہ میں شہادت کے لئے دہلی تشریف لے گئے ہیں جو بہائیوں نے سرقہ کتب کے الزام میں ایک لڑکے کے برخلاف دائر کیا ہوا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سینکڑوں عیب نظر آتے تھے جن کو اس میں — وہ بھی اب عاشقِ قرآن ہوئے جاتے ہیں
گورے کالے کی اٹھی جاتی ہو دنیا سے تمیز — سب ترے تابعِ فرمان ہوئے جاتے ہیں
سُبحۂ اشک پروئی ہے وہ تو نے واللہ — گبر بھی اب تو مسلمان ہوئے جاتے ہیں
مرد و زن عشق میں تیرے ہیں برابر سرشار — ہم ادا پر تری قربان ہوئے جاتے ہیں
ہے ترقی پہ مرا جوشِ جنون ہر ساعت — تنگ سب دشت و بیابان ہوئے جاتے ہیں
بیٹھ جاؤ ذرا پہلو میں مرے آ کے کہ آج — سب ارادے مرے ارمان ہوئے جاتے ہیں
جوشِ گریہ سے پھٹا جاتا ہے دل پھر محمود — اشک اب پھر قطرہ سے طوفان ہوئے جاتے ہیں

نامہ لنڈن

برفباری پچھلے چند دنوں میں انگلستان میں اتنی برفباری ہوئی ہے کہ بعض لوگ کہتے ہیں ایسی برفباری پہلے کئی سال تک انگلستان میں نہیں ہوئی۔ ایک اخبار نے York shire کے متعلق لکھا ہے کہ جتنی برفباری وہاں ہوئی ہے پچھلے ۸۰ سال میں اتنی نہیں ہوئی۔ برفباری کے بعد یخ باری ہونے سے یہاں کے تمام تالاب اور جوہڑ جم گئے ہیں اور لوگ ان پر خوب Skating کرتے ہیں۔ ہمارے مکان کے پاس ویمبلڈن میں ایک چھوٹا سا تالاب ہے۔ اتوار کے دن اس میں کوئی ہزار سے زیادہ مرد بچے عورتیں کھیل کود رہے تھے۔ یہاں بچوں کی ایسی اچھی تربیت کی جاتی ہے کہ ایک ہزار نفوس جن میں کم از کم تین سو بچے ہونگے۔ جو تین برس سے لیکر چھ سات برس تک کی عمر کے تھے۔ ان میں سے ایک بھی نہیں رو رہا تھا۔ اور نہ کوئی بے ہودہ آواز نکالتا تھا۔ ہمارے ملک میں اگر بیس تیس عورتیں اپنے بچوں سمیت جمع ہو جائیں۔ تو ایک محشر برپا ہو جاتا ہے۔

تعمیر مسجد مسجد کی تعمیر خدا کے فضل سے جاری ہے۔ محراب والی دیواریں تقریباً مکمل ہو چکی ہیں۔ شمالی اور جنوبی دیواریں بن رہی ہیں۔ لوہے کے بڑے گارڈر جن پر گنبد بنایا جائیگا۔ کھڑے کئے جا چکے ہیں۔ اندازہ ہے کہ ¾ حصہ مسجد بن چکی ہے۔ امید ہے کہ اگر موسم اچھا رہا تو خدا کے فضل سے فروری یا مارچ میں تعمیر ختم ہو جائے گی۔

لیکچر پچھلے دو ہفتوں میں ملک غلام فرید صاحب نے لندن میں اور لندن سے باہر چار سوسائٹیوں میں مختلف مضامین پر لیکچر دیئے:

(۱) سڈنہم ۔ "حضرت زرتشت"
(۲) " ۔ "اسلام میں ذات اور قومیت کا سوال"
(۳) فوکسٹن (جو لنڈن سے ۷۰ میل کے فاصلہ پر جنوب مغرب کی طرف واقع ہے) "اسلام اور بانیٔ اسلام"
(۴) کیمڈن ٹون ۔ "ہستی باری تعالیٰ" پر مباحثہ

آج شام لٹن شہر جو لنڈن سے قریباً ۳۰ میل کے فاصلہ پر واقع ہے وہاں ملک صاحب لیکچر دینے جائینگے۔ مضمون "مشرق اور مغرب کا اتحاد کس طرح ہو سکتا ہے؟" ہوگا۔ اس کے متعلق پھر اطلاع دی جائیگی۔

نومسلم پچھلے دنوں ڈرہم کے ایک صاحب ولیم برکٹ نام جو وہاں ایک جہاز پر سیکنڈ انجنیئر ہیں۔ ریویو کے ذریعہ مسلمان ہو چکے ہیں۔ اس سے پہلے ایک صاحب مانچسٹر کے رہنے والے رسالہ کے ذریعہ اسلام لائے تھے۔ والسلام۔ خاکسار درد۔ لنڈن

اخبار احمدیہ

نیروبی میں جلسہ احمدیہ کل ۲۲ ؍نومبر ۳ بجے بعد دوپہر احمدیہ مسلم ہال میں ڈاکٹر عمرالدین صاحب پریزیڈنٹ جماعت نیروبی نے لیکچر دیا۔ عزیز محمد اسلم بٹ نے تلاوت قرآن مجید کی اور خاکسار نے حضرت مسیح موعود کی صداقت میں ایک نظم پڑھی۔ لیکچر ٹھیک ۳ بجے شروع ہوا۔ ڈاکٹر صاحب موصوف سٹیج پر بالکل نئے تھے اور ساری عمر میں یہ پہلا موقع تھا۔ جو آپ کو پبلک سٹیج پر بولنا پڑا۔ آپ کا مضمون صداقت مسیح موعود اور اسلام ہی زندہ مذہب ہے۔ پر تھا۔ مگر جناب ڈاکٹر صاحب نے ایسی خوبی سے لیکچر دیا کہ مخالف بھی اس بات کا اقرار کرنے پر مجبور ہو گئے۔ کہ لیکچر واقعی معارف سے پُر تھا۔ علماء سوء کا جو نقشہ ڈاکٹر صاحب نے کھینچا اس سے غیر احمدی احباب پر خاص اثر ہوا۔ خاکسار محمد حسین بٹ۔ سیکرٹری تبلیغ

جماعت احمدیہ نیروبی

۶ ۱۹۲۵ء

اچھنیرہ میں آریوں سے مباحثہ آریوں کے ساتھ ۱۹، ۲۰ ؍دسمبر کو اچھنیرہ ضلع آگرہ میں "آیا وید الہامی ہے یا قرآن شریف" پر مباحثہ ہوا۔ ہماری طرف سے مولوی عمرالدین صاحب دہلوی مناظر تھے۔ اور آریوں کی طرف سے پنڈت دھرم بھکشو صاحب، پنڈت کالی چرن صاحب۔ یکے بعد دیگرے مناظرہ کے لئے آئے۔ مولوی صاحب نے علمی رنگ میں آریوں کے چھکے چھڑا دیئے۔ اور کئی موقعہ پر آریوں کو ایسا خاموش کیا کہ اہل علم پکار اٹھے۔ کہ آریہ جہلاء صرف بھانڈوں اور نقالوں کی طرح کر رہے ہیں۔ مولوی صاحب کے بعض ایسے اعتراض تھے۔ جن کے جواب کے لئے انہوں نے انعام مقرر کر کے چیلنج پر چیلنج دئے۔ مگر مقابل پر کوئی نہ آیا۔ الغرض مباحثہ میں خداوند کریم نے اسلام کو نمایاں فتح دی۔ والسلام خاکسار نور احمد امیر حلقہ آگرہ و متھرا۔

ایک نئے احمدی کا اخلاص سالانہ جلسہ کے چندہ کی تحریک قادیان سے آئی جس میں جماعت بغداد کے ذمہ دو سو بیس روپیہ لگایا گیا تھا۔ جب یہ تحریک احباب میں پیش ہوئی تو ایک صاحب منشی محمد حفیظ صاحب نے جو اس جگہ پر اسسٹنٹ سٹیشن ماسٹر ہیں۔ اور جنہوں نے ابھی چند دن ہوئے بیعت کی ہے۔ فرمایا کہ میں نے فیصلہ کر لیا ہے کہ اس چندہ میں وہ سب دیدوں گا۔ جو اس وقت میرے پاس ہو۔ ان کے پاس ۱۳۰ روپیہ نکلے۔ جو انہوں نے چندہ میں دیدئے۔ خدا تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے اور آئندہ بیش از بیش خدمات کی توفیق عطا فرمائے۔ پھر قابل ذکر خواجہ غلام حسین صاحب ہیں۔ جنہوں نے ۵۰ روپیہ چندہ دیا۔ ان کے لئے بھی احباب دعا کریں۔ جعفر صادق امیر جماعت احمدیہ بغداد

احمدیوں کو سرکاری خطاب یہ خبر امید ہے۔ مسرت اور خوشی کے ساتھ سنی جائیگی کہ اس سال نوروز کی تقریب پر ملک معظم کی طرف سے جن خطابات کا اعلان حضور وائسرائے ہند نے کیا ہے۔ ان میں چودھری نعمت اللہ خان صاحب بار ضلع جالندھر کو خان بہادر کا اور مولوی ابوالہاشم صاحب ایم اے بنگال کو خان صاحب کا خطاب ملا ہے۔ جس پر ہم انہیں مبارکباد دیتے ہیں۔

اعلان نکاح قریشی محمود احمد صاحب پسر برادر زادہ حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کا نکاح امۃ العزیز بنت خواجہ حفیظ اللہ صاحب شملہ سے بمقابلہ مہر ایک ہزار ایکسو گیارہ روپے حضرت خلیفۃ المسیح نے بعد نماز ظہر ۱۲ ؍دسمبر ۱۹۲۵ء کو مسجد مبارک میں پڑھایا۔ خدا تعالیٰ مبارک کرے۔ علاوہ مہر مذکور کے مبلغ ۵۰۰ روپے کا زیور دینا قرار پایا ہے۔ محمد سرور شاہ

(۲) ڈاکٹر سید غلام دستگیر صاحب مرحوم برادر کلاں جناب سید محمد اشرف صاحب ہیڈ کلرک محکمہ تعلیم کی صاحبزادی احمدی بیگم کے نکاح کا ایکہزار روپیہ مہر پر برادرم حافظ محمد حسن صاحب مولوی فاضل کے ساتھ جناب مولوی سید سرور شاہ صاحب نے بتاریخ ۲۹ ؍دسمبر اعلان فرمایا۔ خاکسار جمال احمد فاضل

درخواست دعا محض للہ ملتجی ہوں کہ احباب کرام اس عاجز کے دینی و دنیوی مقاصد کی کامیابی کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں۔

(۲) اس عاجز کے لڑکے غلام احمد نے امتحان یونیورسٹی بمبئی میڈیکل میں دیا ہے۔ احباب للہ اس کی کامیابی کے لئے بھی دل سے دعا فرمائیں۔

خاکسار نیاز محمد احمدی انسپکٹر پولیس کراچی

[illegible]

326

Digitized by Khilafat Library Rabwah

الفضل
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
یوم جمعہ - قادیان دارالامان - ۸ جنوری سنہ ۱۹۲۶ء

روئداد جلسہ سالانہ جماعت احمدیہ سنہ ۱۹۲۵ء

۲۶ دسمبر سنہ ۱۹۲۵ء

پہلا اجلاس

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی افتتاحی تقریر

جلسہ کے پہلے دن حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے جلسہ کا افتتاح فرماتے ہوئے حسب ذیل مختصر سی تقریر فرمائی:۔

دنیا کا ہر ایک کام ہی اللہ تعالیٰ کی مدد اور نصرت سے ہوتا ہے اور ہمارا مذہب تو یہ ہے کہ باوجود اس کے کہ ہم اس بات کے قائل نہیں کہ خدا انسان سے جبراً کوئی کام کراتا ہے۔ پھر بھی یہ اس کی صفات کا عین تقاضا ہے کہ دنیا کا ایک ذرہ بھی اسوقت تک حرکت نہیں کر سکتا۔ جب تک خدا کا اذن نہ ہو۔ اگر کوئی زندہ خدا نہیں تو پھر کوئی زندہ مذہب بھی نہیں۔ اور اگر زندہ مذہب نہیں۔ تو اس کی خاطر تکلیف برداشت کرنا اموال اور اوقات صرف کرنا بھی عقل کے خلاف ہے۔ مگر اصل بات یہ ہے کہ زندہ خدا ہے۔ اور اسی کے حکم سے سب کچھ ہوتا ہے۔ اور علاوہ اس کے کہ دنیا میں جو کچھ ہو رہا ہے۔ خدا تعالیٰ کے امر اور اس کے حکم اور اس کے فیصلہ سے ہو رہا ہے۔ ہماری جماعت کے کاموں میں ایک خاص خصوصیت ہے۔ اور وہ یہ کہ ہماری جماعت کے کام تقدیر عام کے ماتحت نہیں۔ بلکہ تقدیر خاص کے ماتحت ہوتے ہیں۔ ہر انسان جو سانس لیتا ہے۔ تقدیر عام کے ماتحت لیتا ہے۔ اسی طرح ہر قوم جو دنیا میں ترقی اور تنزل کرتی ہے۔ تقدیر عام کے ماتحت کرتی ہے۔ مگر ہم جو قدم اٹھاتے ہیں۔ تقدیر خاص کے ماتحت اٹھاتے ہیں۔ اور خدا تعالیٰ کی عام تقدیر اس کی مؤید ہوتی ہے۔ پس میں سالانہ جلسہ کے شروع کرنے سے قبل جس کی بنیاد خدا تعالیٰ کے ارشاد کے ماتحت اس کے مرسل نے رکھی دعا کرتا ہوں کہ خدا تعالیٰ ہمارے تمام کاموں میں برکت دے۔ ہماری نیتوں میں برکت دے ہمارے قلوب درست کرے۔ ہماری کمزوریوں کو معاف کرکے اپنے فضل سے اس کام کو بلند کرے۔ جس کیلئے اس نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھیجا۔ میں احباب سے بھی درخواست کرتا ہوں کہ دعا میں شامل ہوں تاکہ جو کام ہم شروع کرنیوالے ہیں وہ خدا کا کام ہو نہ کہ ہمارا۔ اور اس کی ابتداء ہمارے نفوس سے نہ ہو بلکہ خدا تعالیٰ کے اذن سے ہو۔

اس کے بعد لمبی دعا کی گئی۔ اور پھر حضور نے فرمایا:۔

اب پروگرام کے مطابق انشاء اللہ جلسہ کی کارروائی شروع ہو گی مجھے چونکہ اور کام ہے۔ اس لئے میں جاتا ہوں۔ دوستوں کو چاہیئے کہ دور دراز سے ہمت کر کے آئے ہیں تو جلسہ کے اوقات کو ضائع نہ ہونے دیں۔ اور لیکچر دینے والے جو بات کہیں اسے غور سے سنیں کیونکہ جب تک غور سے کوئی بات نہ سنی جائے اس کا فائدہ نہیں ہوتا اور مؤمن کی ایک علامت یہ بھی ہے کہ جب اس کے سامنے خدا کی بات کی جائے تو ڈھیلا ہو کر خدا کے حضور گر پڑتا ہے۔ پس احباب ہر ایک بات غور اور توجہ سے سنیں۔

اس کے بعد حضور تشریف لے گئے۔ تلاوت قرآن کریم میاں عبدالرحمٰن صاحب نے کی اور نظم ماسٹر محمد شفیع صاحب اسلم نے پڑھی۔ پھر خطبہ استقبالیہ پڑھا گیا۔ جو اس سال پہلی دفعہ لکھا گیا۔ اور پھر جناب میر قاسم علی صاحب نے تقریر شروع کی۔

میر قاسم علی صاحب ایڈیٹر فاروق کی تقریر

"ویدک دھرم اور اسلام"

حضرات! مضمون ہے میرا۔ "ویدک دھرم اور اسلام" اور وقت ہے ایک گھنٹہ۔ جس میں مضمون تو کیا بیان کرنا ہے مضمون کا گلا گھونٹنا ہے۔

ویدک دھرم اور اسلام

مجھے یہ بتانا ہے کہ ان دونوں میں سے کونسا مذہب ایسا ہے کہ دنیا کے سامنے پیش کیا جا سکتا ہے اور وہ اسے قبول کر سکتی ہے۔ اسلام تیرہ سو سال سے آیا ہے اور وید کے دھرم کے متعلق ہندو کہتے ہیں ابتداء دنیا سے ہے۔ چونکہ ایک ایسے مضمون پر مجھے بولنا ہے۔ جس کے متعلق کہا جاتا ہے کہ وہ شروع دنیا سے ہے۔ اس لئے یہ مضمون بھی شروع میں رکھا گیا ہے۔ بہرحال میں ذیل کی چند باتوں کو پیش کرونگا۔ (۱) ویدک دھرم میں خدا تعالیٰ کے متعلق کیا تعلیم ہے (۲) انسانی زندگی کے متعلق کیا تعلیم (۳) مرنے کے بعد کیا بتایا ہے۔ میں ایک دو باتیں ہی پیش کرونگا۔ ورنہ وہ مذہب جسے دو ارب کا مذہب کہا جاتا ہے وہ ایک گھنٹہ میں کیسے بیان ہو سکتا ہے۔ ویدک دھرم نے جو ایشور پیش کیا ہے اس کی یہ خوش قسمتی ہے کہ اس کے ساتھ روح اور مادہ مل گیا ہے۔ ورنہ اگر یہ نہ ملتے۔ تو وہ کچھ بھی نہ کر سکتا۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ روح اور مادہ کو بھی وہی طاقتیں اور صفات حاصل ہیں جو خدا کو ہیں۔ اور خدا روح اور مادہ یہ تینوں خدا ہوئے۔ خدا فرسٹ کلاس خدا۔ روح سیکنڈ کلاس [illegible] خدا۔ [illegible] تھرڈ کلاس [illegible] ہی ہے۔ اور [illegible] اس کے ماتحت ہیں جو صفتیں جو روح اور مادہ میں ہیں اگر روح اور مادہ میں نہ ہوتیں تو دنیا بن نہ سکتی۔ ویدک دھرم کی یہ خوبی ہے کہ اسے ایسے خدا مل گئے۔

ویدک خدا بغیر عمل کے کچھ نہیں دیتا

پھر ویدک دھرم کے خدا میں ایک صفت یہ ہے کہ وہ بغیر انسان کے عمل کے کچھ نہیں دے سکتا۔ اور اگر کچھ دیتا ہے تو اتنا ہی جتنی مزدوری کی جائے مثلاً بارہ آنہ کی مزدوری کی تو بارہ آنہ ہی دیگا۔ اور اگر ایک روپیہ کی کی تو ایک روپیہ ہی دیگا۔ یہ نہیں کر سکتا کہ کوئی شخص مزدوری کو کسے بارہ آنے کی [illegible] پرمیشور اسے دیدے ایک روپیہ۔ وہ اگر چار آنہ زیادہ دیگا تو یہ ظلم ہو گا۔ پس اگر وہ چاہے بھی تو ایسا کر نہیں سکتا۔ گویا وہ قادر ہی نہیں اور قدرت ہی نہیں رکھتا۔

ویدک خدا اور عیسائیوں کا خدا

پھر ویدک دھرم کا خدا کوئی چیز بھی بنا نہیں سکتا۔ جب تک روح اور مادہ اس کے پاس نہ ہوں۔ ایسا ہی عیسائیوں کا عقیدہ ہے کہ باپ بیٹا اور روح القدس تین خدا ہیں گویا ان عقائد کی رو سے یہ دونوں مذاہب میں چھوٹے بڑے بھائی ہیں۔ آریہ بھی تین خدا مانتے ہیں۔ اور عیسائی بھی تین خدا مانتے ہیں۔ اور تین خدا ماننے میں ان میں کوئی فرق نہیں۔

آریہ خدا بدی کا محرک ہے

آریہ سماج کا یہ دعویٰ ہے کہ وہ ویدک دھرم کا پرچار کرنیوالی ہے۔ اس لئے جو بات وہ پیش کرے وہ ویدک دھرم کی ہو گی۔ آریہ سماج نے جہاں اور بری تعلیمیں دی ہیں۔ وہاں اس نے خدا کے متعلق یہ تعلیم دی ہے کہ دنیا میں برے کام ضرور کئے جائیں گویا خدا یہ چاہتا ہے کہ اگر تم نے برے کام نہ کئے۔ تو میری خدائی تباہ ہو جائیگی کیونکہ میں نے تمہارے اعمال کے بدلے دینے ہیں اگر سب لوگ ہی اچھے عمل کرنے شروع کر دیں اور برے عمل نہ کریں۔ تو یہ گائے بھینس گھوڑا، گدھا وغیرہ کہاں سے آئیں۔ اس لئے برے عمل بھی کرنے چاہییں۔ تاکہ کوئی گدھا بن جائے۔ اور کوئی گھوڑا۔ کوئی گائے اور کوئی بھینس آریہ کہتے ہیں۔ خدا کے لئے یہ ضروری ہے کہ وہ کرموں کا بدلہ دے۔ اور گائے بھینس وغیرہ بنتے ہی اس طرح ہیں کہ لوگ برے عمل کریں۔ اور ان کو گائے بھینس وغیرہ بنا دیا جائے۔ گویا برے عمل بھی کرنے چاہییں۔ تاکہ یہ سب چیزیں دنیا میں موجود ہوں اور نیک عمل کرنے والوں کو دی جا سکیں۔ پس ویدک دھرم کا خدا چاہتا ہے۔ کہ دنیا کے بیچ بداعمالی ہو۔

کس عمل کے بدلے کونسی جون ملتی ہے

یہ تو کہا گیا کہ ان چیزوں کے بہم پہنچانے کے لئے ضروری ہے کہ دنیا میں بداعمالی کی جائے لیکن یہ نہیں بتایا گیا۔ کہ فلاں عمل کیا جائے تو یہ بنایا جائے گا۔ اور فلاں عمل کیا جائے تو یہ۔ اگر یہ بھی بتا دیا جاتا۔ کہ فلاں کام کرنے سے گائے بھینس بنایا جاتا ہے اور فلاں عمل کرنے سے کتا [illegible] وغیرہ۔ تو بہت لوگ [illegible] بدعملیوں سے بچ جاتے۔ اور ویدک خدا پھر دنیا میں یہ چیزیں پیدا کرنے سے قاصر رہ جاتا کیونکہ اگر لوگوں کو یہ معلوم ہو جائے۔ کہ ہم نے فلاں عمل کیا تو کتا یا سور بنا دئے جائینگے اور فلاں عمل کیا۔ تو گائے یا بھینس یا کچھ اور۔ تو وہ ہرگز ایسا نہ کریں۔ مثلاً عورت ہی کو دیکھ لو۔ عورت جو نہایت ضروری چیز ہے۔ اگر کسی بھاشہ کو یہ معلوم ہو جائے کہ میں فلاں عمل کرونگا تو عورت بنا دیا جاؤں گا۔ تو وہ کبھی گوارا نہ کرے گا کہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کہ اس عمل کو کرے اور مرد سے عورت بن جائے۔ اور ادھر عورت کی دنیا میں دیکھنا ضروری ہے۔ اس لئے عورت بنانے والے عمل بتائے نہیں گئے۔ تاکہ جاہل نہ ایسے عمل کریں۔ جو انہیں عورت بنا دیں۔ تاکہ دنیا کی نسل بڑھے۔ کیونکہ یہ تو ہو نہیں سکتا۔ کہ بغیر عورتوں کے بچے پیدا ہوں۔ درختوں سے تو پیدا نہیں ہوتے۔ آخر عورتوں سے ہی بچے پیدا ہونگے اسلئے عورتوں کا بننا ضروری ہے۔ لیکن اگر آریہ مہاشوں کو یہ بتا دیا جاتا۔ کہ وہ فلاں عمل سے عورت بن جائینگے۔ تو ہرگز اس عمل کو نہ کرتے اور عورتیں پیدا ہونا بند ہو جاتیں۔

سندھیا اور ہون

پھر ویدک دھرم میں دو عبادتیں فرض کی گئی ہیں۔ جن کے نہ کرنے سے ہر ایک آریہ شودر ہو جاتا ہے۔ یعنی چوہڑا چمار بن جاتا ہے۔ یہ دو عبادتیں سندھیا اور ہون ہیں۔ جو صبح اور شام ہوتی ہیں۔

سندھیا یہ ہے۔ کہ صبح کے وقت تمام آریہ مرد اور عورتیں صبح سویرے گھروں سے باہر نکل جائیں۔ اور پانی کے کنارے جا بیٹھیں۔ کیونکہ سوامی جی فرماتے ہیں۔ جہاں پانی ملے وہاں جا کر پانی سے آچمن کرنا چاہیئے۔

آچمن کیا ہے

آچمن کیا چیز ہے۔ آچمن یہ ہے۔ کہ ہاتھ کی ہتھیلی کے گڑھے میں پانی ڈالے۔ اور پھر اسے پی جائے۔ اس طرح نہیں جس طرح کہ عام لوگ پیتے ہیں۔ بلکہ اس کا خاص طریقہ ہے۔ کہ دانت تو ہرگز اس پانی کو نہ لگیں۔ اور ہونٹوں سے ہی پانی پیا جائے۔ اس طریق سے یہ آچمن کرنا ہے۔ اس آچمن کے سوامی صاحب کے نزدیک یہ فائدے ہیں۔ کہ دل کے اوپر جو صفرا ہوتا ہے وہ دور ہو جاتا ہے۔ اور گلے کی بلغم دور ہو جاتی ہے۔ جہاں سوامی صاحب نے اس کے فوائد بتلائے وہاں ہی اس کا طریق بھی بتایا ہے۔ مگر اس آچمن سے سوامی صاحب کا بتایا ہوا فائدہ حاصل نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ پانی پینے سے بلغم باہر تو نہ آئے گی۔ بلکہ اور بھی نیچے جائے گی۔

پھر یہ کہا گیا ہے۔ کہ ہاتھ کی دو انگلیاں پانی سے تر کرکے آنکھ ناک کان اور منہ وغیرہ سب کو چھینٹے دیئے جائیں اور یہ صرف دو انگلیوں سے ہونا چاہیئے۔ تیسری سے نہیں اور [illegible] اس کو کیا جائے۔ سوامی صاحب اس کا فائدہ یہ بتلاتے ہیں۔ کہ اس سے انسان کی [illegible] دور ہو جاتی ہے اور اس کی مثال یہ دی ہے۔ کہ دیکھو جب سوئے ہوئے آدمی کو پانی کے چھینٹے دئے جائیں۔ تو اس کی سستی دور ہو جاتی ہے۔ اب غور کرو۔ کہ یہ چھینٹے کیا سستی دور کرنے کیلئے ہیں۔ وہ تو سب گھر سے نکلا۔ اشنان کیا۔ سندھیا کا ایک رگڑ بجا لایا ابھی اس کی سستی نہیں گئی۔ اور سستی دور کرنے کے لئے یہ ضرورت ہے۔ کہ ناک کان آنکھ وغیرہ پر صرف دو انگلیوں سے چھینٹے دیئے جائیں۔ انگلیوں کی پوروں کا پانی ہی کتنا آتا ہے۔ کہ ان چھینٹوں سے سستی دور ہوگی۔

پرانایام

پھر اس کے ساتھ پرانایام یعنی حبس دم ہے جس کا مطلب یہ ہے۔ کہ ایک شخص اپنے سانس کو روکے نیچے کا نیچے اور اوپر کا اوپر۔ اور اس کی خوب مشق کرے۔ اس کا فائدہ سوامی جی یہ بتاتے ہیں۔ کہ اس سے انسان کو علوم سیکھنے اور ویدوں کے پڑھنے کی مہارت پیدا ہو جاتی ہے۔ گویا ان کے نزدیک اس کا یہ فلسفہ ہے۔ کہ اس طرح انسان علم یاد کر لیتا ہے۔ ایسا ہی اور بہت سی باتیں ہیں۔ جو سندھیا کے لئے آریوں کو کرنی پڑتی ہیں۔ مگر ان کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ یہ عبادتیں نہیں بلکہ حفظان صحت کی چند معمولی باتیں ہیں۔ پس سندھیا کے متعلق آریہ سوچیں۔ کہ یہ عبادت ہے یا حفظان صحت کے کسی محکمے کا حکم۔ ان سے روحانیت کو کیا فائدہ حاصل ہو سکتا ہے۔

ہون

اب ہم دیکھتے ہیں۔ ہون کیا چیز ہے۔ سندھیا کو جیسے پوجا بھی کہتے ہیں۔ اور ہون کو اگنی ہوتر۔ ہوم اور ہون۔ یہ بھی مسلمانوں کی پانچ نمازوں کی طرح آریوں پر فرض ہے۔ اس کے کرنے کا طریق یہ ہے۔ کہ ایک گڑھا کھودا جائے۔ جس میں بیری کی لکڑیاں ڈالی جائیں۔ اور کستوری۔ کیسر۔ اگر تگر اور اس موسم فروٹ۔ مٹھائیاں۔ کھیر۔ پکوان۔ ادویات گل بنفشہ اور گاؤ زبان وغیرہ وغیرہ ڈالی جائیں۔ اس کے ڈالنے کا طریق یہ ہے۔ کہ ان سب کو اکٹھا کرکے ایک برتن میں جو خاص طور پر تیار کیا جاتا ہے۔ رکھا جائے۔ پھر ایک چھٹانک ۲ تولہ گھی ایک وقت کے لئے اور ۴ تولہ گھی دونوں وقت کے لئے۔ اس سارے کو ملا کر آگ میں ڈال دینا چاہیئے یہ ہون ہے۔ جو بطور عبادت ویدک دھرم میں کیا جاتا ہے۔

ہون کا فلسفہ

سوامی صاحب اس قسم کے ہون کا فلسفہ یہ بتاتے ہیں۔ کہ انسانوں کے سانس لینے اور اور طرح کی بے احتیاطیاں کرنے سے ہوا خراب ہو جاتی ہے۔ اس لئے یہ انسان کا فرض ہے۔ کہ وہ صبح و شام دونوں وقت ہوا صاف کرے۔ جس سے نہ طاعون پھیلتی ہے اور نہ کوئی اور وبائی مرض۔ اور پھر ہر ایک بیماری سے انسان بچا رہتا ہے۔

اس فلسفہ کے سن لینے کے بعد آپ ہی خیال کر سکتے ہیں۔ [illegible] گورنمنٹ جو کہ طاعون اور دیگر امراض کے لئے لاکھوں روپیہ صرف کرتی ہے۔ اور نئی قسم کی تدبیروں سے کام لیتی ہے۔ بجائے ان کوششوں کے اسی ہون کو کیوں نہ اختیار کرتی۔ اور دوسرے لوگ بھی یہی کرتے۔ مگر ظاہر ہے۔ کہ ایسا نہیں کیا جاتا ہے۔ اور لطف تو یہ ہے۔ کہ جب کبھی طاعون یا کوئی اور بیماری پھیلتی ہے۔ تو سب سے زیادہ اس کا شکار ہندو ہی ہوتے ہیں۔

سندھیا اور ہون سے آریہ بھی بیزار ہیں

پھر یہ دونوں عبادتیں ناقابل برداشت ہیں۔ اور بوجہ اس کے کہ یہ ناقابل برداشت ہیں۔ آریوں نے بھی انہیں جواب دے دیا۔ اور سمجھ لیا کہ شودر بننا اچھا ہے۔ اور ان ناقابل برداشت عبادات کے کرنے کے لئے سو ڈیڑھ سو روپیہ ماہوار کا خرچ اٹھانا برا۔ کیونکہ کوئی شخص نہیں جسے اگر ایک سو پچاس روپیہ ماہوار آگ میں جلانا پڑے۔ تو وہ اسے پسند کرے۔ کوئی بھی اس کا متحمل نہیں ہو سکتا۔ ایسا ہی سندھیا کا حال ہے۔ اس میں بھی مشکلات ہیں۔ اور ایسی مشکلات ہیں۔ جن کا اکثر حالات میں برداشت کر لینا مشکل ہے۔ پہلی بات تو اس میں یہی ہے۔ کہ اس کے بجالانے کے لئے پانی کا کنارہ تلاش کرنا پڑتا ہے۔ اب اگر کوئی شخص ریل یا ہوائی جہاز میں ہو۔ تو وہ کس طرح کنارہ تلاش کرے گا۔ پس یہ عبادتیں ایسی نہیں۔ کہ ہر ایک ان کو قبول کر سکے۔ زیادہ سے زیادہ ان کے متعلق اگر کچھ کہا جا سکتا ہے۔ تو یہ کہ یہ حفظان صحت کے طریق ہیں نہ کہ عبادت۔

اسلامی عبادات کی سادگی

اس کے بالمقابل اسلامی عبادتیں ہیں۔ ایک نماز ہی کو دیکھ لو۔ جہاں جگہ مل جائے پڑھ لو۔ نہ اس پر کچھ خرچ آتا ہے۔ اور نہ کوئی تکلیف اٹھانی پڑتی ہے۔ پانی اگر نہیں ملتا تو تیمم کر لو۔ کھڑے ہو کر اگر نہیں پڑھ سکتے۔ تو بیٹھ کر پڑھ لو۔ بیٹھ کر اگر نہیں پڑھ سکتے تو لیٹ کر پڑھ لو۔ لیٹ کر پڑھنے میں بھی اگر تکلیف ہو تو اشاروں سے پڑھ لو۔ اشاروں سے بھی اگر نہیں پڑھ سکتے۔ تو نماز کے وقت نیت اور ارادہ ہی کر لو۔ غرض اس میں وہ سادگی ہے۔ کہ کسی اور مذہب کی عبادات میں مطلقاً نہیں پائی جاتی۔ یہی حال دوسری عبادتوں کا ہے پس کوئی ایسی بات اسلامی عبادتوں میں نہیں پائی جاتی۔ جس سے کہا جائے۔ کہ ان پر کوئی عمل نہیں کر سکتا۔ لیکن آریوں کی عبادتیں کرنے سے تو تکلیفوں کے علاوہ گھر کی قرقی بھی ہو جاتی ہے۔ اسی لئے خود آریہ بھی ان پر عمل نہیں کرتے۔

تناسخ کا چکر

پھر آریوں میں تناسخ کا چکر ہے۔ وہ کہتے ہیں۔ اسی پر دنیا کا کارخانہ چل رہا ہے۔ کیونکہ لوگ بُرے عمل کرتے ہیں۔ تو یہ سب چیزیں بنتی ہیں۔ جو ہم کھاتے پیتے پہنتے اور اپنے مصرف میں لاتے ہیں۔ مگر [illegible] تو ہم یہ دعا کرتے ہیں۔ کہ اے ایشور! ویدک دھرم کبھی نہ پھولے پھلے۔ کیونکہ اگر یہ پھولے پھلیگا۔ تو نباتات۔ چنے۔ گندم۔ دودھ۔ گھی۔ اور دوسری تمام چیزیں جاتی رہیں گی۔ کیونکہ لوگوں کو جوں جوں معلوم ہوتا جائیگا کہ ہماری بداعمالی سے یہ یہ چیزیں بنتی ہیں۔ ان بداعمالیوں کو چھوڑ دینگے۔ اور یہ سب چیزیں مفقود ہو جائیں گی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دراصل آریوں کی یہ باتیں کچھ حقیقت اپنے اندر نہیں رکھتیں اپنے دل کو خوش کرنے کے لئے یہ سب توہمات اور تصورات انہوں نے جما لئے ہیں اور

"خود کوزہ و خود کوزہ گر و خود گِل کوزہ"

کے مصداق آپ ہی آپ کچھ بنا لیا۔ مگر حال یہ ہے کہ یہ خود بھی تو نہیں چاہتے۔ کہ دنیا میں نیکی پھیلے۔ کیونکہ وہ خوب جانتے ہیں کہ اگر سب انسان نیک ہو جائیں۔ تو ان کے عقیدہ کے مطابق سب کچھ مفقود ہو جائے۔ اس لئے ہم اور آریہ ملکر ویدک دہرم کے ایشور سے کہتے ہیں۔ کہ دنیا بداعمالی کرے۔ کیونکہ جوں جوں وہ بداعمالی کریگی۔ توں توں سنگترہ۔ بادام۔ ناشپاتی۔ بہی وغیرہ کثرت سے ہونگے۔ آج کل بڑے دن ہیں۔ ان میں تو کثرت سے ہو جائیں۔ کیونکہ بڑے دنوں میں کثرت سے ڈالیاں دی جاتی ہیں اگر پھل کثرت سے ہو گئے۔ تو سستے داموں مل جائینگے۔ اسی طرح اگر گائے بھینس کے بننے کا عمل معلوم ہو جائے۔ تو ہم وہی عمل کرائیں تاکہ گائے بھینس کی افراط ہو۔ اب چار آنہ سیر دودھ ہے اور ۸ چھٹانک کے حساب سے گھی بکتا ہے۔ اگر گائیں بھینسیں کثرت سے پیدا ہو جائیں۔ تو دودھ گھی تو بہت سستا ہو جائے پھر ہون میں بھی گھی پڑتا ہے۔ اور وہ ملتا ہے مہنگا۔ لیکن پیدا ہوتا ہے۔ گائے بھینس سے ہی۔ گویا آریہ بدعملی کریں۔ اور گائے بھینس بنیں تا گھی کثرت سے پیدا ہو۔ اور ان کے ہون میں پڑے کیونکہ ہون کی عبادت پوری ہو نہیں سکتی۔ جب تک اس میں گھی نہ پڑے۔ پس اے ویدک دہرم کے ایشور تو ایسا کر کہ آریہ کثرت سے بدعملی کریں تا کثرت سے گھی پیدا ہو۔ اور کثرت سے ہون کیا جاوے۔

شادی کے لئے عورت کو تجویز کرنا

انسانوں کے متعلق سوامی صاحب کہتے ہیں کہ پیدا ہونے کے بعد ۲۵ سال تک برہمچریہ رکھنا چاہیئے۔ اس کے بعد شادی کریں لیکن شادی کس سے کریں۔ یہ ایک ایسا مشکل قضیہ ہے کہ شاید منطق بھی اس سے بڑھ کر کوئی مشکل قضیہ پیش نہیں کر سکی پھر مزہ تو یہ ہے۔ کہ جن عورتوں سے شادی کرنے کا حکم ہے وہ شاید ہی سو میں سے ایک ہو۔ لیکن جن سے شادی نہ کرنے کا سوامی صاحب نے حکم دیا ہے۔ اور جنہیں متروک کیا گیا ہے وہ کثرت سے ہیں۔ اور افراط سے ملتی ہیں۔ سوامی جی یہ قرار دیتے ہیں کہ بیاہ کرنے کے لئے سب سے پہلے یہ دیکھے۔ کہ جس عورت سے شادی کرتی ہے وہ لمبی چوڑی تو نہیں۔ زور آور تو نہیں۔ زرد رنگ والی تو نہیں۔ اس کے بدن پر زیادہ بال تو نہیں۔ بے بالوں والی تو نہیں۔ بکواس کرنے والی تو نہیں۔ بھوری آنکھ والی تو نہیں۔ یہ سب باتیں ستیارتھ پرکاش میں درج ہیں۔ اب میں پوچھتا ہوں کہ جسے یہ معلوم کرنا ہو کہ کسی عورت کے بدن پر بال ہیں یا نہیں۔ وہ کس طرح معلوم کرے۔ اور کس طرح اس کا ٹسٹ کیا جائے۔ اپنے آپ تو یہ ہو نہیں سکتا۔ یہ تو ڈاکٹری معائنہ کے بعد ہی ہو گا۔

دوسری بات جو پوچھنے والی ہے۔ وہ یہ ہے کہ عورت کے طاقتور ہونے یا نہ ہونے کو کیونکر معلوم کیا جائے۔ یہ اندازہ بغیر کشتی لڑے نہیں ہو سکتا۔ مگر کوئی آریہ بھی نہیں۔ جو کشتی لڑ کر عورت کی طاقت کا اندازہ لگاتا ہو۔

اسی طرح بکواس کرنے والی کا بھی پتہ نہیں لگ سکتا۔ جب تک دوبدو ہو کر یا کسی سے لڑا کر نہ دیکھ لیا جائے۔

پھر بھوری آنکھ والی عورتوں سے شادی نہ کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ اسی طرح ستاروں کے نام والی۔ پودوں کے نام والی جیسے چمپا۔ چنبیلی۔ گلابی وغیرہ۔ دریاؤں اور ندیوں کے نام والی جیسے گنگا۔ جمنا وغیرہ۔ پہاڑ نام والی۔ جیسے کوکلا۔ ہمالہ وغیرہ۔ غرض کئی اقسام ہیں۔ جن سے شادی نہ کرنے کا حکم ستیارتھ پرکاش میں موجود ہے ؎

ویدک دہرم کسی جگہ قابل قبول نہیں

اب بھوری آنکھ والی سے شادی نہ کرنے کا سوال لے لو۔ ویدک دہرم جانتا ہے یورپ میں جہاں ساری عورتیں بھوری آنکھ والی ہیں۔ اب یورپ کے لوگ ویدک دہرم کو کیسے قبول کر سکتے ہیں کیونکہ جب انہیں بتایا گیا۔ کہ اس میں بھوری آنکھ والی سے شادی کرنا منع ہے۔ تو وہ ہرگز اس دہرم کو ماننے کے لئے تیار نہیں ہونگے اگر ویدک دہرم والے وہاں اپنے مذہب کو منوانا ہی چاہیں۔ تو سوائے اس کے کچھ نہیں کر سکتے۔ کہ وہاں کی بھوری آنکھ والی تمام عورتوں کو جہازوں پر لاد کر ہندوستان بھیجدیں۔ ایسا ہی جاپان میں ساری زرد رنگ والی عورتیں ہوتی ہیں۔ اب اگر یہ دہرم جاپان اور ایسے ہی اور ملکوں میں جائے۔ جہاں کی عورتیں ستیارتھ پرکاش کی کسی نہ کسی زد کے نیچے آتی ہیں۔ تو وہ لوگ کیسے اس کو مان سکتے ہیں اور کس طرح اس پر عمل کر سکتے ہیں ؎

اولاد کے متعلق ویدک دہرم کی تعلیم

یہ تو ہے شادی کے متعلق ویدک دہرم کی تعلیم۔ اب رہی اولاد کے متعلق تعلیم۔ سو وہ بھی نہایت مضحکہ انگیز ہے۔ اولاد کے متعلق یہ تعلیم ہے کہ اولاد جب ۸ سال کی ہو جائے تو اسے گورو کل میں داخل کر دینا چاہیئے جو راجہ وغیرہ کی طرف سے یا قوم کی طرف سے قائم کیا جائے۔ لڑکی سولہ سال تک وہاں رہے اور لڑکا ۲۴ سال تک۔ اور اس عرصہ میں نہ لڑکا اور نہ لڑکی اپنے رشتہ داروں سے ملیں اور نہ رشتہ دار اپنے اپنے لڑکے اور لڑکیوں سے ملیں۔ گویا یہ قید ہے جس میں اتنے اتنے سال کے لئے ان کو ڈالا گیا ہے ؎

تبادلہ اولاد

پھر کہتے ہیں۔ مقررہ عرصہ گذرنے کے بعد ممتحن امتحان لیگا اور دیکھیگا کہ ایک ایسا لڑکا جو برہمن کا ہے اس نے کیا ترقی کی اور ایک ایسے لڑکے نے جو چمار کا لڑکا ہے اور وہاں تعلیم پانے کے لئے چھوڑا گیا ہے کیا ترقی کی۔ اب اگر اس کی رائے میں ۲۴ سال کے عرصہ میں برہمن کے لڑکے نے ترقی نہ کی اور چمار کے لڑکے نے اس عرصہ میں پوری ترقی کر لی تو ان دونوں کا ادل بدل کر دیا جائیگا یعنی چمار کا لڑکا برہمن کا لڑکا بنا دیا جائیگا اور برہمن کا لڑکا چمار کا لڑکا بنا دیا جائیگا۔ یعنی چمار کے ساتھ برہمن کے لڑکے کو بھیجدیا جائیگا اور برہمن کے ساتھ چمار کے لڑکے کو۔ برہمن سے کہا جائیگا کہ تمہارا لڑکا بدقسمتی سے ان ۲۴ سال کے بعد اس وجہ سے تمہاری ولایت سے خارج کر دیا جاتا ہے۔ اور یہ چمار کا لڑکا بسبب ان ترقیات کے تمہارا لڑکا بنایا جاتا ہے یا اس کے برابر کا لڑکا ہے۔ اور تمہیں چاہیئے کہ اس چمار کے لڑکے کو اپنا لڑکا سمجھو۔ پس ویدک دہرم کے ذریعہ اولاد کا بھی تبادلہ کیا جاتا ہے۔ لیکن کیا کوئی ہے ایسا شخص اس دنیا میں کہ وہ اپنی اولاد تو دوسرے کے حوالہ کر دے اور دوسرے کی اولاد کا بوجھ اپنے سر لے۔

مُردہ کے متعلق ویدک دہرم کے احکام

ویدک دہرم عالمگیر مذہب ہونے کا دعوی کرتا ہے اس لئے یہ ضروری تھا کہ جہاں اس نے اور باتوں کے متعلق قوانین بیان کئے اور حکم دئے۔ موت فوت کے متعلق بھی احکام صادر کرتا۔ چنانچہ ویدک دہرم کی تعلیم ہے۔ کہ جب کوئی مر جائے۔ تو اس کی لاش کا وزن کیا جائے۔ جس قدر وہ لاش وزنی ہو۔ اسی قدر گھی لیا جائے اور فی سیر ایک رتی کستوری۔ ایک رتی زعفران وغیرہ اس میں ڈالا جائے اور کم سے کم بیس سیر صندل کی لکڑی اور اگر اور تگر ڈالا جائے پھر اس کو جلایا جائے۔ آریہ مہاشے شاید اس کی بڑی تعریف کریں لیکن اگر طاعون کے دن ہوں۔ اور دھڑا دھڑ لوگ مر رہے ہوں تو پھر کیا حال ہو۔ کہاں سے اتنا گھی آئے۔ اور کہاں سے اس قدر وہ چیزیں ملیں۔ کہ ان مرنے والوں کا کریا کرم کیا جائے۔ اس قسم کے اخراجات کے لئے کم و بیش دو سو روپیہ فی کس خرچ ہوتا ہے۔ اب اگر طاعون وغیرہ سے کثرت سے موت شروع ہو جائے یا ایک ہی گھر سے روزانہ کئی کئی مُردے نکلنے شروع ہو جائیں تو کیا حال ہو۔ مرنیوالے تو مر گئے۔ مگر زندوں کو بھی ساتھ لے مرینگے۔ وہ غریب اب کہاں سے اتنا روپیہ لائیں۔ جو ان پر خرچ کر کے ان کو جلائیں ؎

غریب کیا کریں؟

یہ تو عام حکم ہے۔ اور ویدک دہرم کی رُو سے ہر ایک کا اس پر عمل کرنا فرض ہے۔ لیکن ویدک دہرم نے اسے فرض ٹھیرا کے ہی نہیں چھوڑ دیا۔ بلکہ غرباء کے لئے یہ طریق بتایا ہے۔ کہ اگر کوئی غریب اور مفلس ہو۔ اور ان چیزوں کے خریدنے کی مقدرت نہ رکھتا ہو۔ تو اس سے تھوڑی مقدار میں بہم پہنچا لے۔ مثلاً گھی ہے۔ اگر یہ مُردے کے برابر وزن میں میسر نہیں آ سکتا۔ تو اس سے نصف ہی لے لیا جائے۔ اگر یہ بھی نہ ہو۔ تو برادری سے اکٹھا کر لے۔ اگر یہ بھی نہ ہو سکے۔ تو بھیک مانگ کر اکٹھا کیا جائے۔ اگر یہ بھی نہ ہو سکے۔ تو پھر حکومت سے کہے۔ کہ وہ ایسا کرے۔ اور مردہ کے جلانے کے لئے گھی وغیرہ اشیاء دے۔ اگرچہ بظاہر یہ ایک رعایت نظر آتی ہے جو ویدک دہرم نے مفلس اور نادار شخصوں کو دی ہے مگر اس رعایت میں بھی ایک ایسی خطرناک بات ہے۔ کہ وہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کہ وہ جہاں دوسروں کا ستیاناس کرتی ہے۔ وہاں ویدک دھرم کے متعلق بتاتی ہے کہ یہ ہرگز قابل قبول نہیں۔ ایک شریف آدمی کو بھیک مانگنے والا اور گداگر بنا دینے کے علاوہ یہ ایک عام تباہی بھی پیدا کرتی ہے۔ غور کرو۔ اگر جون کے مہینے میں کوئی شخص مرجائے۔ اور اس کے لواحقین اس بات کی طاقت نہ رکھتے ہوں۔ کہ اس کی لاش کے ہم وزن یا نصف وزن کے برابر گھی وغیرہ بہم پہنچا سکیں۔ تو اس کے لئے ویدک دھرم کی رُو سے یہی چارہ کار ہے۔ کہ وہ برادری سے اکٹھا کریں۔ یا بھیک مانگ کر فراہم کریں۔ غور کرو۔ تولہ تولہ دو دو تولہ گھی جمع کرنے میں کتنا وقت صرف ہوگا۔ اور جب تک وہ جمع ہوگا مردہ متعفن ہوکر سب گھر والوں کو مردہ بنا دے گا۔ اور کوئی تعجب نہیں۔ کہ سارے محلہ تک اس کا اثر پہنچے۔ اسی طرح یہ بھی ناممکن ہے۔ کہ مرے تو آریہ اور گھی دے اس کے جلانے کے لئے حکومت۔ بھلا سرکار کو کیا پڑی ہے۔ کہ وہ اس خرچ کو اپنے ذمے لے۔ ہاں یہ ہوسکتا ہے کہ آریوں کے لئے میونسپلٹیاں آئندہ اپنے بجٹوں میں آریہ مردوں کو جلانے کیلئے گھی کے خرچ کی بھی ایک مد کھولیں۔

ویدک دھرم میں روحوں کا داخل خارج

پھر ویدک دھرم میں روحوں کے متعلق بھی نرالی تعلیم موجود ہے۔ جس کی رُو سے کہنا پڑتا ہے۔ کہ ویدک دھرم میں روحوں کا داخل خارج ہوتا ہے۔ اولاد کا تبادلہ تو تھا ہی مگر اس روحوں کے داخل خارج نے بھی ویدک دھرم کی اس حقیقت کو واضح کردیا۔ جو مجبور کررہی ہے۔ کہ اسے ہرگز قبول نہ کیا جائے۔ چنانچہ ویدک دھرم کہتا ہے۔ کہ جس وقت انسان کی روح جسم سے نکلتی ہے۔ تو ہوا میں پھرتی رہتی ہے۔ اور اس جسم کو تلاش کرتی ہے۔ جس میں اسے داخل ہونا ہے۔ اگر مرد بننے والے اس کے اعمال ہوں۔ تو وہ پانی پینے میں گھونٹ کے ساتھ مرد میں گھس جاتی ہے یا کھانا کھانے میں لقمہ کے ساتھ اندر گھس جاتی ہے۔ یا سانس کی راہ سے مرد کے اندر چلی جاتی ہے۔ یا پیشاب یا پاخانہ کے راستے مرد کے پیٹ میں گھس جاتی ہے۔ اور پھر مرد کے پیٹ سے وہ عورت کے حمل میں جاتی ہے۔ اور نو ماہ کے بعد وہاں سے لڑکا بن کر پیدا ہوتی ہے یہ تو ہے اس روح کا داخل خارج جس نے ایسے اعمال کئے ہوں جو مرد بناتے ہیں۔ اب تو ان روحوں کا داخل خارج جنہوں نے لڑکیاں بننا ہوتا ہے۔ ایسی روحیں مرد کے پیٹ میں نہیں گھستیں بلکہ براہ راست عورت کے پیٹ میں جاتی ہیں۔ یہ مصیبت مردوں کی روحوں کو ہی ہے۔ کہ وہ پہلے مرد کے اندر جائیں۔ اور پھر عورت کے پیٹ میں آئیں۔ وہ روحیں جنہوں نے عورت بننا ہوتا ہے۔ وہ اس سے بچی رہتی ہیں۔ ان کا داخل خارج ایک ہی جگہ سے ہوتا ہے۔ داخل بھی وہ عورت کے پیٹ میں ہوتی ہے۔ اور خارج بھی وہیں سے ہوتی ہے۔

اس کے بعد مخنث اور ہیجڑا بننے والی روحیں ہیں۔ ان کا داخل خارج بالکل ہی نرالا ہے۔ ان کے لئے نہ مرد کا پیٹ مخصوص ہے اور نہ عورت کا۔ بلکہ ان کا طریق یہ ہے کہ مرد اور عورت جب اکٹھے ہوں۔ اور وزن حیض اور وزن منی برابر ہو۔ تو اس وقت جو پیدا ہوگا۔ وہ مخنث اور ہیجڑا ہوگا۔ ویدک دھرم نے یہ تو بتا دیا۔ کہ مرد اور عورت جب اکٹھے ہوں اور وزن حیض و منی برابر ہو۔ تو ہیجڑا پیدا ہوتا ہے۔ لیکن یہ نہ بتایا کہ ہیجڑا بننے والی روح داخل کہاں سے ہوتی ہے۔ یہ ہے وہ روحوں کا داخل خارج جو ستیارتھ پرکاش میں ہے۔ اور جسے کوئی شخص بھی صحیح تسلیم نہیں کرسکتا۔

نجات

اب رہی نجات سو سوامی صاحب اس کے متعلق یہ کہتے ہیں۔ کہ صرف ویدک دھرم میں ہی نجات ہے۔ اور وہ معین اور محدود عرصہ تک ہوگی۔ دلیل اس کے لئے یہ دی ہے۔ کہ دیکھو عمر قید کی جائے وہ اچھی یا تھوڑی قید کی جائے وہ اچھی۔ گویا دائمی نجات کیا ہے عمر قید ہے۔ مگر سوامی جی کی یہ دلیل نجات ہی کا صفایا کررہی ہے۔ عمر قید کے مقابلے میں واقعی تھوڑی قید اچھی ہے۔ لیکن یہ تو اور بھی اچھا ہے۔ کہ تھوڑی قید کے بالمقابل قید ہی نہ ہو۔ جب تھوڑی قید کے مقابلہ میں قید نہ ہونا بھی اسی طرح اچھا ہے۔ جس طرح عمر قید کے بالمقابل تھوڑی قید پاتا تو سوامی صاحب نے جو کچھ اس بارے میں فرمایا اس نے نجات ہی کا صفایا کردیا۔ اور ہم کہتے ہیں یہ ہونی ہی نہیں چاہیئے۔ پھر سوامی جی دائمی مکتی کے خلاف یہ دلیل دیتے ہیں۔ کہ ایک حالت میں رہنے سے انسان اکتا جاتا ہے۔ مثلاً اگر کوئی میٹھا ہی کھاتا رہے۔ تو اس سے اکتا جائیگا اور نمکین چیز کھانے کو اس کا جی چاہے گا۔ روحیں چونکہ دائمی مکتی سے اکتا جائیں۔ اس لئے ایشور نے کہا۔ کہ انہیں وہاں سے نکال دیا جائے۔ شائد سوامی صاحب نے نجات کو گڑ کا ڈھیلہ سمجھا ہے۔ کہ جس کے کھانے کے بعد نمکین کھانے کی تعلیم دی ہے۔ مگر کیا کوئی ہے۔ جسے آزادی نے تکلیف دی ہو۔ اور وہ جیلخانہ چلا جائے۔ پھر روحیں کیوں خواہ مخواہ قید میں پڑینگی۔ مگر مکتی کا یہ فلسفہ سوامی صاحب نے لکھا ہے۔

قدامت روح و مادہ

اس کو بہترین طریق پر سمجھنے کے لئے میر محمد اسحاق صاحب کی کتاب "قدامت روح و مادہ" ہے۔ میر صاحب موصوف کی یہ کتاب دیکھنے کے لائق ہے۔ اس موقعہ پر اس کتاب سے کچھ اقتباس سنانے کے بعد میر صاحب نے اپنا لیکچر ختم کیا۔

دسمبر کے آخری ایام کے جلسے

اس سال دسمبر کے آخری ایام میں اہل ہند نے اپنے مختلف اقسام کے جلسے کرنے کیلئے کانپور کو منتخب کیا تھا۔ جہاں حسب ذیل کانفرنسیں اور قومی جلسے ہوئے۔

(۱) آل انڈیا کانگرس (۲) خلافت کانفرنس (۳) ہندو مہا سبھا (۴) ہندو دھرم پرچارنی سمیلن (۵) راشٹری بھاشا سمیلن (۶) شدھو ہار کانفرنس (۷) مہتر کانفرنس (۸) لوکل بورڈز کانفرنس (۹) راجپوت دھرم سبھا (۱۰) کانفرنس ہریجن (۱۱) پولٹیکل قیدی کانفرنس (۱۲) سوراجیہ سبھا (۱۳) آل انڈیا کوی سمیلن (۱۴) سانگیت سمیلن (۱۵) کسان مزدور سمیلن (۱۶) سنٹرل سوراجیہ پارٹی (۱۷) آل انڈیا آریہ سوراجیہ سبھا (۱۸) ڈگمبر جینی سمیلن (۱۹) شلپکار سمیلن (۲۰) کمیونسٹ کانفرنس (۲۱) آریہ یوگ سمیلن (۲۲) آل انڈیا بھارتی پستکالیہ سمیلن (۲۳) آل انڈیا دیسی راج پرجا سبھا (۲۴) ہندوستانی سیوادل کانفرنس (۲۵) کھتری کانفرنس (۲۶) سناتن دھرم سمیلن (۲۷) آریہ سماج سمیلن (۲۸) کلوار مہا سبھا (۲۹) چورسیا راجپوت سبھا (۳۰) کورمی کھتری سبھا (۳۱) درزی وال ویش سبھا (۳۲) نائی سبھا (۳۳) شدھی سبھا (۳۴) برمی (تمبولی) کانفرنس (۳۵) رومر ویش سبھا (۳۶) برہمچاری دیوادہ سمیلن (۳۷) ودیارتھی سمیلن (۳۸) پستکالیہ سمیلن (۳۹) پرلوک ودیا سمیلن (۴۰) آل انڈیا ویدک سمیلن (۴۱) سکھ دیوان (۴۲) سودیشی نمائش۔

ان میں سب سے اہم کانگرس اور خلافت کمیٹی کے اجلاس تھے جنہیں بہت کثرت سے لوگ شامل ہوئے۔ اور وہ لوگ شامل ہوئے جنہیں ہندو مسلمانوں کے ذمہ دار اور سرکردہ لیڈر کہا جاتا ہے۔ لیکن دونوں میں ایسے واقعات رونما ہوئے جو اس بات کا ثبوت تھے۔ کہ ہندو مسلمان لیڈروں میں ابھی آپس کے اختلاف پر سنجیدگی اور متانت سے غور کرنیکی قابلیت پیدا نہیں ہوئی۔ اور ان میں قوت برداشت کی بہت کمی ہے۔ کانگرس میں عمر یہ اجمیر کے ڈیلیگیٹوں کو شامل ہونیکی اجازت نہ دیگئی۔ اسپر انہوں نے داخل ہونیکی کوشش کی۔ تو مار پیٹ تک نوبت پہنچی۔ اور اسی کانگرس کے پنڈال میں جس کے سٹیج سے بارہا عدم تشدد کے حکم پاس ہوچکے ہیں ڈنڈے لیکر داخل ہونیوالوں کا مقابلہ کرنیکے لئے کھڑے ہوگئے۔

اسیطرح خلافت کمیٹی میں سید حسرت موہانی صاحب نے بحیثیت صدر استقبالیہ کمیٹی جو خطبہ پڑھا اسے خلافت کمیٹی پر قبضہ یافتہ طبقہ نے اپنے خیالات کے خلاف سمجھکر رد کردیا۔ اس سے جلسوں میں بہت زیادہ بدمزگی رہی۔ ان کے علاوہ ہندوؤں کی خاص قومی کانفرنسوں میں مسلمانوں کے خلاف بڑے بڑے لیڈروں نے دل کھول کر درشت کلامی سے کام لیا۔ اور ہندوؤں کو مسلمانوں کے خلاف ہر طرح کی تیاری کی تاکید کی۔

کانپور کے علاوہ مسلمانوں کے خاص قومی جلسے انہی ایام میں علیگڑھ میں منعقد ہوئے وہاں کے متعلق یہ افسوسناک خبر شائع ہوئی ہے۔ کہ ایجوکیشنل کانفرنس کے پنڈال میں جہاں عورتوں کے لئے پردہ دار گیلری بنائی گئی تھی۔ اسے بعض نوتعلیم یافتہ مسلمان عورتوں نے اٹھا دیا۔ اور پردہ میں بیٹھ کر سننے کی بجائے بالکل کھلا مردوں کی مجلس میں حصہ لینے لگیں۔

ان تمام جلسوں اور کانفرنسوں کے حالات کا مطالعہ کرنیکے بعد جب جماعت احمدیہ کے سالانہ جلسہ پر نظر کیجائے۔ جو انہی ایام میں قادیان میں منعقد ہوا۔ تو اندازہ ہوسکتا ہے۔ کہ عام انسانوں کے قائم کردہ جلسوں اور ایک خدا کے برگزیدہ کے مقرر کردہ جلسہ میں کتنا بڑا ... [illegible]

328

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خطبہ جمعہ

نئے سال کے لئے چار باتیں

از حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

فرمودہ یکم جنوری ۱۹۲۶ء

سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

اللہ تعالیٰ کا شکر

ہے۔ کہ جلسہ سالانہ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایک اہم یادگار ہے۔ خیر و خوبی کے ساتھ ختم ہؤا۔ باوجود ان انتہائی درجہ کی مشکلات کے جن کی وجہ سے ظاہری حالات کے ماتحت اس دفعہ جلسہ کا انعقاد بہت مشکل نظر آتا تھا۔ خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے اور اس کی مہربانی اور نوازش سے جماعت کو توفیق ملی کہ نہ صرف جلسہ خیر و خوبی سے اپنی ذات میں ہؤا۔ بلکہ جیسا کہ اندازہ لگایا گیا ہے۔ جلسہ کے اخراجات کا بھی ایسا بوجھ نہیں پڑیگا۔ جیسا کہ گذشتہ سالوں میں پڑا کرتا تھا ٭

اب

نیا سال

شروع ہؤا ہے۔ اور شروع بھی ایک نہایت مبارک دن سے ہؤا ہے یعنی ایسے دن سے شروع ہؤا ہے۔ جسمیں ایک گھڑی ایسی آتی ہے جبکہ دعائیں خصوصیت سے قبول ہوتی ہیں۔ اور ہمیں اللہ تعالیٰ نے اس بات کا موقعہ دیا ہے۔ کہ ہم اس سال کو ایسی کوشش اور ایسی دعا کے ساتھ شروع کریں۔ کہ اللہ تعالیٰ اس کی ابتدا کو۔ اس کے درمیان کو اور اس کے انتہا کو ہمارے لئے مبارک کرے (آمین کی گونج) میں چاہتا تھا۔ کہ آج میں اپنی جماعت کو بعض نصائح اس کے کاموں کے متعلق کروں۔ اور اس کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلاؤں۔ لیکن چونکہ جمعہ کا دن جلسہ کے اتنا قریب آیا ہے۔ اور جلسہ میں کام کرنے کا اثر میری صحت اور گلہ پر بہت پڑا ہے۔ اس لئے میں مفصل تقریر نہیں کر سکتا۔ اور اختصار کے ساتھ بعض باتیں بیان کرتا ہوں ٭

سب سے پہلے تو میں

تبلیغ

کو لیتا ہوں۔ اس کے بغیر ہمیں کوئی کامیابی حاصل نہیں ہو سکتی۔ ہماری جماعت اسوقت اتنی قلیل ہے۔ کہ دنیا کی ذمہ داریوں کا جو بوجھ اس کے سر پر ہے۔ اسے اٹھا نہیں سکتی۔ چاروں طرف سے آوازیں آرہی ہیں کہ خدا کے رسول کا پیغام ہم تک پہنچایا جائے۔ لیکن ہمارے پاس ان سب کے پاس جانے اور انہیں پیغام پہنچانے کے ذرائع نہیں ہیں۔ اور اسکی بظاہر ایک ہی صورت نظر آتی ہے کہ

ہندوستان میں ہماری تبلیغ

وسیع ہو۔ جب تک ہندوستان میں تبلیغ کا حلقہ وسیع نہ ہوگا اور خصوصاً پنجاب میں۔ اسوقت تک ہم وہ بوجھ اٹھانے کے قابل نہیں ہو سکیں گے۔ جس کا اٹھانا ہمارا فرض ہے۔

میں اللہ تعالیٰ کا شکر کرتا ہوں کہ اس سال

جلسہ پر بیعت

پہلے سالوں کی نسبت زیادہ ہوئی ہے۔ تین سو کے قریب مردوں نے اور ساڑھے تین سو کے قریب مستورات نے بیعت کی ہے۔ پچھلے سالوں میں پانسو تک تعداد پہنچی تھی۔ اس سال چھ سو سے بھی زیادہ تعداد نے بیعت کی ہے۔ پھر تعداد کے زیادہ ہونے کے علاوہ اس سال ایک اور بھی خصوصیت ہے۔ اور وہ یہ کہ بیعت کرنیوالوں میں بالعموم ایسا طبقہ تھا۔ جو اپنے اپنے حلقہ میں اثر اور رسوخ رکھنے والا ہے۔ گویا اس سال کمیت کے لحاظ سے بھی اور کیفیت کے لحاظ سے بھی بیعت کرنیوالوں کو خاص خصوصیت حاصل تھی۔ تعلیمیافتہ اور بارسوخ طبقہ نے پچھلے سالوں کی نسبت زیادہ بیعت کی۔ پھر ایک اور خصوصیت یہ بھی ہے کہ ایسے علاقوں کے لوگوں نے بیعت کی ہے جہاں اسوقت تک ہماری جماعت نہ تھی۔ اور بیس بائیس سال سے ہم وہاں کوشش کر رہے تھے۔ اس دفعہ خدا کے فضل سے تین چار ایسے علاقوں کے لوگوں نے بیعت کی ہے جو احمدیت کی مخالفت کے گڑھ تھے۔ پھر جلسہ پر ملاقات کے دوران میں احباب سے معلوم ہؤا ہے کہ عام طور پر اس تبلیغی پروگرام کے نتیجہ میں جو پچھلے سال سے شروع کیا گیا ہے ایسے علاقوں میں بھی

زندگی کے آثار

پیدا ہو گئے۔ جہاں اس سے پہلے بالکل خموشی تھی۔ ان علاقوں میں کثرت سے لوگ احمدیت کی طرف متوجہ ہو رہے ہیں۔ تبلیغ کا پروگرام ایسا نہیں جسے ایک سال کے بعد ترک کر دیا جائے۔ اور یہ سمجھ لیا جائے۔ کہ اب کام ہو چکا۔ کیونکہ تبلیغ ایک جنگ ہے۔ اور جنگ بھی روحانی جنگ۔ اور روحانی جنگیں لمبی ہؤا کرتی ہیں۔ اس لئے میں سب سے پہلے

تبلیغی پروگرام

کی طرف توجہ دلاتا ہوں۔ اور دوستوں سے امید رکھتا ہوں کہ انمیں سے جنھوں نے پہلے اس طرف توجہ نہیں کی وہ اب کرینگے۔ اور جنھوں نے پہلے توجہ کی ہے۔ وہ اس میں اور زیادتی کرینگے۔

میں نے پہلے بھی اپنی جماعت کے دوستوں کو توجہ دلائی تھی اور اب بھی دلاتا ہوں کہ تبلیغ لیکچروں اور مباحثوں سے نہیں ہؤا کرتی۔ ان سے لوگوں میں جوش تو پیدا کیا جا سکتا ہے۔ مگر احمدیت قبول نہیں کرائی جا سکتی۔ یہ کام افراد سے ملنے اور گفتگو کرنے سے ہی ہو سکتا ہے جن جماعتوں نے گذشتہ سال اس پہلو پر زور نہیں دیا۔ بلکہ یہاں سے مبلغ منگا کر لیکچر دلانے یا خود لیکچر دینے پر زور دیا ہے۔ انہیں ترقی نہیں ہوئی۔ اور اگر ہوئی ہے تو بہت کم۔ لیکن جنھوں نے اس بات کو سمجھ لیا ہے کہ تبلیغ افراد سے ملنے اور گفتگو کرنے سے ہو سکتی ہے انہوں نے خاص طور پر ترقی کی ہے بعض جگہ تو جماعتیں پہلے کی نسبت دگنی تعداد میں ہو گئی ہیں اور بعض جگہ اس سے بھی زیادہ ترقی ہوئی ہے۔ اصل بات یہ ہے جیسا کہ ایام جلسہ میں ملاقات کرنیوالے اصحاب کو بھی میں نے کہا یا کہ

بعض بیماریوں کے علاج

ایک تو ٹوٹکے ہوتے ہیں جو عورتوں کو بھی یاد ہوتے ہیں لیکچر اسکے مشابہ ہوتا ہے۔ جس طرح ٹوٹکہ اگر مطابق آجائے۔ تو فائدہ ہو جاتا ہے۔ ورنہ نہیں۔ اسی طرح لیکچر ہوتا ہے۔ اگر اسمیں کوئی ایسی بات بیان ہوگئی جو سننے والے کے کسی شک و شبہ کے لئے مفید ہوئی تو اُسے فائدہ پہنچ گیا۔ ورنہ وہ کورے کا کورا رہا۔ لیکن

افراد کی تبلیغ

ایسی ہوتی ہے جیسی طبیب یا ڈاکٹر کا علاج۔ ڈاکٹر بیمار کو دیکھتا ہے کہ اسے کیسا بخار ہے کیسا نزلہ ہے۔ اور پھر جس قسم کی بیماری ہوتی ہے اس کے مطابق علاج کرتا ہے۔ اسی طرح انفرادی تبلیغ کرنیوالا دیکھتا ہے کہ کس قسم کے شکوک اور شبہات کسی شخص کے دل میں ہیں۔ اور پھر ان کے دُور کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ اس کے مقابلہ میں ایک لیکچرار یا واعظ کھڑا ہو کر لیکچر دیتا ہے۔ اور اپنے لیکچر میں انی متوفیک الخ کی آیت پر بہت زور دیتا ہے لیکن سامعین کے دل میں وما قتلوہ الخ کی آیت کھٹکتی ہے۔ مولویوں نے اس کے متعلق شبہات ڈالے ہوئے ہیں تو انہیں لیکچرار کے سارا زور صرف کر دینے سے بھی کوئی فائدہ نہ ہوگا۔ لیکن اگر افراد کو تبلیغ کی جائیگی تو گفتگو میں جب شخص کے دل میں جو اعتراض ہوگا وہ اسے پیش کر کے کہیگا کہ اس کا جواب دو۔ اور مجھے یہ بات سمجھاؤ۔ اس طرح انہیں اسکے سمجھنے اور ہدایت پانے کا زیادہ موقعہ ہوگا ٭

پس لیکچر کی مثال اس ٹوٹکہ کی سی ہوتی ہے جو عورتوں کو بھی یاد ہوتا ہے۔ اور جس سے کسی کو فائدہ پہنچ جاتا ہے۔ مگر بہتوں کو فائدہ نہیں پہنچتا۔ اور افراد کو تبلیغ کرنا ڈاکٹری علاج کی طرح ہوتا ہے۔ ڈاکٹر بھی پیٹنٹ دوائیاں پاس رکھتے ہیں اور جب ضرورت ہو۔ انہیں استعمال کرتے ہیں۔ اسی طرح بے شک افراد کی تبلیغ میں ایسی باتیں بھی استعمال کی جائیں جو ٹوٹکہ کے طور پر ہوں لیکن

اصل طریق تبلیغ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یہی ہے کہ افراد سے ملکران کے شکوک اور شبہات کا ازالہ کرنے کی کوشش کی جائے۔ پس تمام احمدی جماعتوں کو چاہیئے کہ ان کا ہر ایک فرد ایک ایک دو دو آدمیوں کو مدنظر رکھکر ان کو تبلیغ کرے۔ اگر اس پر پورے طریق سے عمل کیا جائے۔ تو خدا تعالیٰ کے فضل سے ایک سال میں جماعت دگنی ہو سکتی ہے۔ اور کئی جگہ ہو بھی گئی ہے ٭

دوسری بات

جس کی طرف میں احباب کو توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ اس سال خاص طور پر مدنظر رکھیں۔ وہ

جماعت کی تربیت

ہے۔ جماعت خدا کے فضل سے اب اتنی ترقی کر گئی ہے کہ تربیت کی ضرورت خاص طور پر محسوس ہو رہی ہے۔ اس پہلو میں ایک معاملہ خاص توجہ کا مستحق ہے۔ اور وہ آپس کے جھگڑوں کا معاملہ ہے۔ کثرت جماعت کی وجہ سے ایک دوسرے کے ساتھ حقوق بگڑ جاتے اور اس طرح مختلف پارٹیاں بننی شروع ہو جاتی ہیں پچھلے سال میں نے سیالکوٹ کے احمدیوں کو توجہ دلائی تھی۔ اور اب سب سے کہتا ہوں۔ کہ جب کوئی لڑائی جھگڑا پیدا ہو جائے تو پھر کسی کو جج مقرر کرنا اتنا مفید نہیں ہو سکتا۔ جتنا پہلے سے مقرر کرنے سے ہو سکتا ہے۔ اس لئے ضرورت ہے۔ کہ ہر جگہ کی جماعتیں اس بارے میں انتظام کریں۔ جہاں بڑی جماعتیں ہوں وہاں ۵۔ ۷ آدمیوں کی اور جہاں چھوٹی ہوں۔ وہاں تین چار کی

پنچایت

بنائی جائے۔ اور ساری جماعت یہ طے کرے کہ کسی جھگڑے میں پنچایت جو فیصلہ کریگی اسے منظور کیا جائیگا۔ پھر جب کوئی جھگڑا ہو۔ تو اس پنچایت میں پیش کیا جائے۔ اور فریقین اقرار کریں کہ ہم اس کا فیصلہ مانیں گے۔ اور دوسرے لوگ یہ اعلان کریں کہ جو فیصلہ پنچایت کریگی۔ ہم اس کی تائید کریں گے ٭

اس بارے میں تفاصیل میں بعد میں شائع کرونگا۔ مگر جلد سے جلد ہر جگہ پنچایت ضرور قائم ہو جانی چاہیئے۔ تاکہ فتنہ و فساد کے دروازے بند ہو جائیں ٭

تیسری بات

جو اس سال مدنظر رکھنی ضروری ہے وہ جماعت کی مالی حالت ہے، میں نے بتایا ہے کہ کوئی نیا کام اسوقت تک نہ شروع کیا جائیگا۔ جب تک مالی حالت قابل اطمینان نہ ہو جائے۔ مگر موجودہ حالت اس حد تک پہنچی ہوئی ہے کہ جو کام ہو رہے ہیں انمیں بھی روکاوٹیں پیدا ہو رہی ہیں۔ اس کیلئے ایک صورت تو میں نے یہ بتائی تھی کہ جب تک مالی مشکلات دور نہ ہو جائیں۔ اس وقت تک

ہر سال ۲۰ فیصدی چندہ خاص

ادا کیا جائے۔ اس کے علاوہ دو اور ذرائع بھی ایسے ہیں۔ جن پر عمل کرنے سے مالی حالت درست ہو سکتی ہے۔ انمیں سے ایک تو یہ ہے کہ جو نادہند ہیں یا پوری شرح سے چندہ نہیں دیتے ان سے پورا چندہ وصول کیا جائے۔ اس طریق سے موجودہ حالت میں جس قدر زائد آمدنی کی ضرورت ہے۔ اس کا ۵۰ فی صدی اس طرح وصول ہو سکتا ہے۔ مثلاً ۴۰ ہزار کی ضرورت ہے۔ تو کم از کم ۲۰ ہزار اس طرح وصول ہو سکتے ہیں۔ پس احباب اس بات کی کوشش کریں کہ اپنے اپنے مقامات میں جو لوگ چندہ دینے میں سُست ہیں۔ ان سے باقاعدہ وصول کریں۔ اور جو مقررہ شرح سے کم چندہ دیتے ہیں۔ ان سے

پُوری شرح پر چندہ

لیا جائے۔

دوسرا طریق یہ ہے کہ وصیت کرنے پر زور دیا جائے۔ اگر دو ہزار نئے موصی ہو جائیں۔ تو پھر بقیہ ۲۰ ہزار اس طرح پورا ہو سکتا ہے۔ اور اگلے سال چندہ خاص کی ضرورت نہیں پیش آئیگی پھر اس سے ایک فائدہ یہ بھی ہوگا کہ وصیت کرنے والے زر وصیت ادا کرنے کو بوجھ نہیں سمجھیں گے۔ وہ وصیت کر کے خدا کے انعام کے مستحق بنتے ہیں۔ اس لئے وہ شکایت نہیں کرینگے۔ پس اگر وصایا پر زور دیا جائے۔ تو یہ احساس اور بلاوجہ احساس جو کچھ لوگوں میں پایا جاتا ہے۔ کہ ہم پر بہت بوجھ پڑ گیا ہے۔ دور ہو سکتا ہے۔ اس وقت قلیل حصہ جماعت کا ایسا ہے جو

وصیت کے معیار کے مطابق

ماہوار چندہ دیتے ہیں۔ اور کثیر نہیں دیتے۔ حالانکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس معیار کو ادنیٰ معیار قرار دیتے اور فرماتے ہیں۔ جو وصیت نہیں کرتا اس میں ڈر ہے کہ نفاق کی رگ ہو۔ اب اگر جماعت کا وہ حصہ جو وصیت کے مقرر کردہ ادنیٰ معیار یعنی آمدنی کے ۱/۱۰ حصہ سے بھی کم چندہ دیتا اور پھر شور مچاتا ہے کہ بڑا بوجھ پڑ گیا۔ اسے غور کرنا چاہیئے کہ وہ نفاق کی رگ کو دور کرنے میں کس طرح کامیاب ہو سکیگا۔ اگر وصیت پر زور دیا جائے۔ تو وہ لوگ جو اب سمجھتے ہیں کہ ان سے زور کے ساتھ چندہ لیا جاتا ہے موجودہ شرح سے زیادہ چندہ دینگے۔ اور اپنی خوشی سے دینگے۔ کیونکہ وہ سمجھیں گے کہ ہم وصیت میں دیتے ہیں۔ اس طرح ان کے

نقطہ نگاہ میں تبدیلی

ہو جائیگی اور نقطہ نگاہ کی تبدیلی سے بہت بڑا تغیر ہو جایا کرتا ہے۔ اسطرح کم از کم ایک لاکھ آمدنی زیادہ ہو سکتی ہے پھر میں نے بتایا ہے۔ مالی بوجھ جماعت کی زیادتی سے بھی دور ہو گا۔ اس لئے تبلیغ میں خاص کوشش کرنی چاہیئے۔

چوتھی بات

میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ حضرت مسیح موعود کی کتابوں کی فروخت کیلئے خصوصیت سے کوشش کی جائے یا اس بات کو اور وسیع کر کے کہتا ہوں کہ

سلسلہ کا لٹریچر

فروخت کیا جائے۔ دیکھو آریہ ہر سال ہزار ہا کی تعداد میں ستیارتھ پرکاش اور دوسری کتابیں فروخت کرتے اور عیسائی لاکھوں کی تعداد میں انجیل وغیرہ بیچتے ہیں ہم نے اس بارے میں گذشتہ سال کے آخری مہینہ میں تجربہ کیا ہے جو خوش کن ثابت ہوا ہے۔ ہم نے لاہور ایک آدمی مقرر کیا جس نے بڑے بڑے بارسوخ لوگوں۔ ججوں۔ بیرسٹروں۔ وکیلوں رئیسوں میں کئی سو کی کتابیں فروخت کی ہیں اسے ہم کتب کی فروخت نہیں کہتے بلکہ یہ خالص تبلیغ ہے اور یہ طریق تبلیغ بہت زیادہ مفید ہے کیونکہ جو لوگ کتابیں مول لیتے ہیں وہ پڑھتے بھی ہیں۔ پس دوست ہر جگہ بک ڈپو قائم کر کے کتابیں فروخت کرنے کی کوشش کریں تو ہر سال ہزاروں روپیہ کی کتابیں فروخت ہو سکتی ہیں جس کا نتیجہ یہ ہو گا کہ تبلیغ میں بھی بہت کامیابی ہوگی۔ ایک تو آمدنی بڑھے گی۔ اور دوسرے تبلیغ مفت میں ہو جائیگی۔ اور لوگوں کو ہمارے سلسلہ کی کتابیں خریدنے کی عادت ہوگی۔ لوگ آریوں اور عیسائیوں کی کتابیں اس لئے خریدتے ہیں کہ وہ مفت نہیں دیتے ہم چونکہ مفت دیتے رہے ہیں۔ اس لئے لوگوں کو قیمتاً خریدنے کی عادت نہیں۔ اب اگر فروخت کرینگے تو انہیں عادت ہو گی اور عادت کا بہت بڑا اثر ہوتا ہے۔ دیکھو پہلے غیر احمدی ہمارے جلسہ پر بہت کم آتے تھے۔ مگر اب کم از کم ہزار کے قریب معززین آتے ہیں۔ اسی طرح کتابوں کے متعلق ہو گا۔ اگر پانچ سال متواتر اس کے لئے کوشش کی جائے۔ تو پچاس ساٹھ ہزار بلکہ لاکھ تک سالانہ بکری ہو جانا بھی مشکل نہیں۔ اس طرح سلسلہ کو مالی فائدہ بھی ہو گا۔ اور ہزاروں آدمی احمدی بھی ہونگے۔

یہ

چار باتیں

پیش کر کے میں امید رکھتا ہوں کہ ان کے لئے خاص کوشش کرتے ہوئے احباب دوسرے کاموں پر بھی زور دینگے تاکہ خدا کے فضل کے ماتحت نیک نتائج پیدا ہوں۔ جماعت کی زیادتی ہو۔ اخلاقی اور مالی حالت کی درستی ہو۔ تبلیغ کے لئے نئے میدان حاصل ہوں۔

اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ ہم اپنی ذمہ واریاں سمجھیں۔ ہم میں سے جو کمزور ہیں۔ ان کی کمزوریاں دور ہوں۔ اور جو مضبوط ہیں ان کی مضبوطی میں زیادتی ہو۔ اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری جن میں نہیں۔ ان میں پیدا ہو۔ اور جن میں ہے۔ ان میں اور بھی زیادہ ہو۔

آمین ٭

329
Digitized by Khilafat Library Rabwah

دلچسپ نوٹ

(ترجمہ از ریویو آف ریلیجنز انگریزی ماہ اکتوبر ۱۹۲۵ء)

(۱)

سیریا میں احمدیت

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے اس وعدہ کے ایفاء میں جو حضور نے سال گذشتہ میں خاک سیریا کو اپنے قدوم میمنت لزوم سے شرف اندوز فرماتے وقت کیا تھا۔ اس ملک میں ایک باقاعدہ احمدیہ مشن قائم کر دیا گیا ہے۔ سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب اور مولوی جلال الدین صاحب شمس۔ ایچ اے دمشق میں پہنچ گئے ہیں۔ جنگ فرنگ سے قبل سید صاحب ایک عرصہ تک اس تاریخی شہر کے ایک بہت بڑے کالج کے کامیاب پروفیسر رہ چکے ہیں۔ مولوی جلال الدین صاحب بھی خدا کے فضل سے باوجود نوعمر ہونے کے زبان عربی۔ فقہ اسلام اور عام اسلامی تعلیم میں پوری واقفیت رکھتے ہیں۔ آپ کی قابلیت سے یہ توقع بے جا نہیں۔ کہ انشاء اللہ تعالیٰ آپ اسلام کے ایک اچھے خادم ثابت ہونگے۔ اہالیان سیریا اور وہاں کے پریس نے اسلام کے ان دونوں فدا کاروں کا تہ دل سے خیر مقدم کیا ہے۔ اور لوگ شوق سے ان کی باتوں کو سنتے ہیں۔ یہ صرف خدا ہی کا فضل ہے۔ کہ لوگوں کی عام توجہ کے اس طرف مبذول ہو جانے کے سبب ان حضرات کا کام شروع ہی میں بہت بڑھ گیا ہے۔

سید صاحب اور مولوی صاحب کے میدان اعلائے کلمۃ اللہ میں اترنے کے سبب "اے آمدنت باعث آبادی ما" کہتے ہوئے ہم ایک خوشی بھرے دل کے ساتھ اس بات کا بھی اعلان کرتے ہیں کہ خدا تعالیٰ نے ان کی چند ہفتوں کی محنت کو بھی سرسبز و شاداب کر دیا۔ اور سیریا کی چار سعید روحیں حضرت احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت میں داخل ہو گئیں۔ خدا کرے کہ جماعت کی تعداد میں دن دگنی اور رات چوگنی ترقی ہو۔ اللّٰھم زد فزد۔

رسالہ "ریویو آف ریویوز" اور اخبار "سٹار" کا کارٹون

چند ماہ ہوئے۔ لنڈن کے اخبار سٹار نے ایک ایسا کارٹون بنا کر جس میں آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کی ہتک آمیز تصویر دکھائی گئی تھی۔ مسلمانان عالم کے مذہبی جذبات کو صدمہ پہنچایا تھا اس پر جب ہم نے اخبار مذکور کو اس امر سے آگاہ کیا۔ کہ آپ کے کارٹون سے مسلمانوں کی سخت دلآزاری ہوئی ہے۔ تو اس نے اس کے متعلق اظہار افسوس کر کے ہمیں شکر گذاری کا موقع دیا۔ مگر اب یہ دیکھ کر کہ "ریویو آف ریویوز" جیسے مشہور اور کثیر الاشاعت رسالہ نے بھی باوجود اس بات سے واقف ہونیکے کہ اس سے ہماری دلآزاری ہوئی اس کارٹون کو پھر چھاپ دیا ہے اور ان بیشمار مسلمانوں کے احساسات کے متعلق ایک ناگوار عدم توجہگی کا اظہار کیا ہے۔ جو اس کے پڑھنے والے ہیں۔ اس سے ہمارا دل پاش پاش ہو گیا۔

کیا "ریویو آف ریویوز" مہربانی کر کے اس ناقابل برداشت پر اشتعال ہتک کی جو اس نے اس کارٹون کو چھاپکر مسلمانوں کے احساسات ملی کی کی ہے کوئی تدبیر چارہ سازی سوچے گا اور سٹار کی طرح اس پر اظہار تاسف بلکہ مسلمانوں سے معذرت کرنے کی کوشش کرے گا۔

ٹرکی کا دور جدید

"ڈی ڈیلی اکسپریس" کے نامہ نگار مقیم قسطنطنیہ کا بیان ہے کہ انیبولی کے مقام پر مصطفےٰ کمال پاشا نے ایک تقریر کے دوران میں کہا:۔

"جب میں وہاں سے گذرا تو میں نے دیکھا۔ کہ عورتوں کے چہرے سربند یا نقاب سے ڈھکے ہوئے تھے۔ اور جب کوئی مرد ان کے پاس سے گذرتا تو وہ جھینپ کر ایک طرف ہو جاتی تھیں۔ یہ کیسے اطوار ہیں؟ وہ وقت لد گئے۔ جب اس قسم کی باتوں کی ترویج کی ضرورت تھی۔ اب تو ان سب فضولیات کو یکسر بند کر دینا چاہیئے۔ اور ہمیں دوسری مہذب اقوام کے طور و طریق کو اختیار کر کے ان ہی جیسا بن جانا چاہیئے"

اسی پر بس نہیں۔ بلکہ اس بات کا بھی اعلان کیا گیا ہے کہ انگورہ کی نیشنل اسمبلی کے موقعہ پر بعض ایسے قوانین بھی جو اسلام کے بعض بنیادی مسائل کو معرض استرداد میں ڈالدینگے پیش کئے جانے والے ہیں۔ مثلاً کثرت ازدواج اور زنانہ و مردانہ لباسوں پر ناروا قیود و پابندیاں۔

کیا مغرب کی یہ کورانہ تقلید حریت و آزادی کے اس خیال کے مطابق ہے۔ جو آج کل ترکوں کی سیاسی زندگی کا روح رواں ہے۔ کیا یہ اس آزادی کا آئینہ ہے۔ جس کے لئے ٹرکی اپنے تمام دل اور اپنی تمام طاقت سے سرگرم جد و جہد ہے۔ آہ یہ آزادی نہیں یہ خلیع الرسنی ہے۔ یہ حریت نہیں یہ تباہی کی بنیاد ہے۔ ؎

ترسم نرسی بکعبہ اے اعرابی کیں رہ کہ تو میروی بترکستان است

پردہ نسواں فطرت انسانی کے مطابق ہے

اسلام نے طبقہ اناث کو خاص عزت دے رکھی ہے۔ وہ ان کے متعلق یہ نہیں کہتا۔ کہ عورتیں شیطان کا دروازہ ہیں۔ اور نہ ہی ان کے متعلق یہ کہتا ہے۔ کہ وہ "ایک لاینفک بدی اور خوبصورت بلا" ہیں۔ مگر بایں ہمہ وہ ان کو اتنا بھی کھلا نہیں چھوڑ دیتا۔ کہ وہ بے حجابانہ ہر آئند و روند سے خلاملا کرتی پھریں۔

جیسا کہ ثابت ہے۔ اسلام عین فطرت انسانی کے مطابق ہے خواہ کتنا ہی کوئی حرف گیری کرے۔ مگر پھر بھی اس کی تعلیم ایسی بے پردگی اور بے شرمی سے بڑے زور کے ساتھ روکتی ہے۔ جو ہونی ہوئی کو سچ ان میں لانے والی ہے۔ پاپائے روم نے بھی ان دنوں زمانہ حال کے اس غیر شریفانہ لباس کے برخلاف ایک جنگ کی طرح ڈالی ہے۔ جو باوجود لباس کہلانے کے پھر بھی لباس نہیں اور ستر نہیں ڈھانکتا۔ ایسا ہی لیڈی نل کے متعلق بیان کیا جاتا ہے۔ کہ اس نے بھی چوتھی اینوال فیشن ایگزبلشن کی افتتاحی رسم ادا کرتے ہوئے جو ہائڈ پارک میں منعقد ہوئی یہ کہا:۔

"میں نے سنا ہے۔ کہ ایک آدمی نے یہ کہا ہے۔ کہ اگر عورتوں کے لباس کا کنارا ایک انچ بھی اور کم ہو گیا۔ تو میں دنیا سے منہ موڑ کر کسی جنگل میں جا رہوں گا۔ اور بطور مقاطعہ "تارک الدنیا" ہو کر راہبانہ زندگی بسر کروں گا۔" فی الواقع یہ فقرہ ایک حتم بالشان فقرہ ہے۔

اسلام کی بھی یہی تعلیم ہے۔ کہ سوائے اشد مجبوری کے عورتیں ہرگز اپنے جسموں اور زیوروں کو ننگا نہ کریں۔ ان کے لئے یہ ازبس ضروری ہے۔ کہ وہ سینوں کو ڈھانپ کر رکھیں۔ اور پورے پردہ سے غافل نہ ہوں۔

مبتلائے آلام اہل دمشق کی طرف سے شکریہ

بخدمت جناب ایڈیٹر صاحب الفضل و دیگر برادران اہل اسلام

السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ۔ امابعد دمشق اور اس کے گرد و نواح کے ان ستم رسیدہ اور فلاکت زدہ بھائیوں کے لئے جو ان ایام میں اپنے گھروں سے بے گھر ہو گئے۔ ہاں وہ ہمارے عزیز بھائی جو کل بستر راحت پر چین کی نیند سوتے تھے۔ اور اپنے گھروں میں اپنے بچوں سمیت خوشی کے ساتھ زندگی گذارا کرتے تھے۔ آج بے در پھر رہے ہیں ان سردی کے ایام میں جن کا فرش زمین اور چھت آسمان ہے۔ اور اوڑھنے کے لئے کوئی کپڑا نہیں آپ حضرات نے جو غیرت دکھائی ہے۔ اور اپنے احساسات کا اظہار فرمایا ہے۔ اور انکی مصیبت کو اپنی مصیبت جان کر انکے ساتھ عملی رنگ میں مواسات و ہمدردی کا اظہار کیا ہے۔ اور ان کی اعانت و امداد کیلئے مساعی جمیلہ کی ہیں۔ ممبران انجمن جمعیۃ الاسعاف الخیری جسکی غرض دمشق اور اسکے گرد و نواح کے مصیبت زدہ بھائیوں کی ہر ممکن طریق سے مدد کرنا اور ان کے لئے اسباب راحت مہیا کرنا ہے۔ تمام اہالیان دمشق کی طرف سے آپ اور تمام برادران اہل ہند کے سامنے جنہوں نے اس کار خیر میں حصہ لیا ہے تہ دل سے ہدیہ تشکر و امتنان پیش کرتے ہیں۔ اور دعا کرتے ہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اس خدمت جلیلہ کا اجر جزیل عطا فرمائے۔ والسلام

(آپ کا بھائی سید بدرالدین الصعدی المحامی سکرٹری انجمن جمعیۃ الاسعاف الخیری۔ دمشق)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قادیان کی مرکزی لائبریری کے متعلق تحریک

گذشتہ مجلس مشاورت میں سلسلہ کی دو عمارتوں کے بنانے کا سوال پیش ہوا تھا۔ ایک گیسٹ ہوس۔ دوسرے قادیان کی مرکزی لائبریری کی عمارت۔ اور دونوں کے متعلق یہ تجویز منظور ہوئی تھی۔ کہ دس دس ہزار روپیہ بطور حصص کے جمع کیا جائے۔ اور جب تک حصص کا روپیہ انجمن واپس نہ کرے۔ حصہ داران کو ان کا کرایہ ملتا رہے۔

اس وقت لائبریری کے لئے کوئی موزوں مکان موجود نہیں۔ اور کتب خانہ کی الماریاں بوجہ دقت مکان چار مختلف مکانات میں منتشر طور پر رکھی ہوئی ہیں۔ جس سے لائبریری کے انتظام میں بہت ہرج واقع ہو رہا ہے۔ اور اس بات کی سخت ضرورت ہے۔ کہ لائبریری کے لئے مستقل عمارت بنوائی جائے۔ میں یہاں ناظرین کی توجہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ العزیز کے ان کلمات طیبات کی طرف منعطف کرتا ہوں جو حضور نے ضرورت مکان لائبریری کے متعلق مجلس مشاورت کے موقعہ پر بیان فرمائے۔ حضور نے فرمایا:۔

"میرے نزدیک یہ سوال کہ لائبریری کے لئے ایک مکان کی ضرورت ہے۔ گیسٹ ہوس سے بھی زیادہ اہم اور ضروری ہے۔ اس وقت ہمارے پاس کتابوں کا ذخیرہ لاکھ ڈیڑھ لاکھ کے قریب ہے۔ جن میں سے بعض پندرہ پندرہ ہزار کو بھی نہیں مل سکتیں۔ حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ نے بعض کتابیں آدمی بھیجکر کئی کئی سال محنت کرا کے دیگر ممالک سے منگوائی ہیں۔ جن میں سے بعض ضائع ہو چکی ہیں۔ اگر یہ کام ہو جائے۔ تو اس میں شامل ہونے والوں کو نہ صرف تجارتی لحاظ سے روپیہ ملے گا۔ بلکہ ثواب بھی ہوگا"

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ العزیز کے مندرجہ الفاظ کے بعد مجھے ضرورت نہیں کہ میں اپنی طرف سے کچھ الفاظ بڑھاؤں۔ اس کار خیر کی اہمیت کو ظاہر کرنے کے لئے یہی الفاظ کافی ہیں۔ لوگ دوسرے کاروبار میں اپنا روپیہ خرچ کرتے ہیں۔ اور صرف مالی نفع حاصل کرتے ہیں۔ یہاں مالی نفع کے علاوہ ایک بیش بہا دینی خدمت بھی ہے۔ پس جو احباب ایک ہی وقت میں دونو رنگ کا فائدہ حاصل کرنا چاہیں وہ اٹھیں اور اس کار خیر میں شریک ہوں۔ اگر کوئی دوست ایسے صاحب استطاعت ہوں۔ جو اکیلے اس کام کو سرانجام دے سکیں۔ تو وہ اپنے نام نامی سے دفتر ہذا کو اطلاع بخشیں۔ ورنہ چند احباب ملکر اس کام کو سرانجام دے کر تجارتی نفع کے علاوہ خدا تعالیٰ سے بھی اجر عظیم حاصل کریں۔ اگر دس آدمی ایک ایک ہزار روپیہ کا حصہ ڈالیں۔ تو یہ کام خدا تعالیٰ کے فضل سے آسانی سے ہو سکتا ہے۔ ذی استطاعت احباب کو چاہیئے۔ کہ اس موقعہ کو جو ہم خرما و ہم ثواب کا مصداق ہے۔ ہاتھ سے نہ جانے دیں۔

حضور نے فرمایا:۔

"خرچ کی صورت یہ ہونی چاہیئے۔ کہ زمین انجمن کی ہو۔ اور خرچ بھی مشترکہ ہو۔ پھر اس خرچ کے مطابق حصہ رسدی سے جو منافع انجمن کو ملے۔ وہ لے اور جو دوسرے حصہ داروں کے حصہ میں آئے۔ وہ لیں۔ اس وقت ہم کسی رقم کے متعلق کوئی کرایہ مقرر نہیں کرتے"

کرایہ کی تعیین اس لئے نہیں کی گئی۔ تا سود کا رنگ پیدا نہ ہو جائے۔ مگر احباب کی اطلاع کے لئے یہ بیان کر دینا ضروری سمجھتا ہوں۔ کہ قادیان میں قصبہ کے اندر ایک ہزار روپیہ کا مکان چار پانچ روپیہ ماہوار کرایہ پر چڑھ سکتا ہے۔ امید ہے۔ کہ ذی استطاعت احباب اس تحریک کی طرف توجہ فرما کر ممنون فرمائیں گے۔

(خاکسار شیر علی عفی عنہ۔ ناظر تالیف و تصنیف۔ قادیان)

زمانہ مسیح موعودؑ کی تین باتیں

(۱) غالباً ۱۹۰۵ء یا ۱۹۰۶ء کے جلسہ سالانہ کے موقعہ پر حضرت صاحب صبح کے ۸ بجے سیر کو تشریف لے گئے۔ ہزارہا مخلصین بھی ہمراہ ہو گئے۔ اور مسجد نور کی جانب ریتلی زمین ہونے کے سبب اس قدر گرد اڑی کہ سیر کو جانا ملتوی کیا گیا۔ اور درخت بڑ کے نیچے حضرت صاحب کھڑے رہے۔ اور مخلصین نے یکے بعد دیگرے مصافحہ کرنا شروع کیا۔ اسی دوران میں مفتی محمد صادق صاحب و مولوی محمد علی صاحب و خواجہ کمال الدین صاحب اور دو ایک اور آدمی جن سے میں ناواقف تھا بالکل علیحدہ کھڑے ہو کر باہمی گفتگو کرنے لگے۔ یہ خادم بھی ان میں شامل تھا۔ سلسلہ کے اکثر امور پر معمولی باتیں ہوتی رہیں۔ ایک صاحب نے جن کا نام ذہن میں نہیں کہا کہ دیکھو لوگوں کی کیا مت ماری گئی ہے۔ حضرت صاحب سیر کو تشریف لے جا رہے ہیں اور لوگ خواہ مخواہ ساتھ ہو جاتے ہیں۔ اس پر مفتی محمد صادق صاحب نے فرمایا۔ لوگ بھی کیا کریں مجبور ہیں۔ انہوں نے ۱۳ سو سال کے بعد نبی دیکھا ہے۔ خواجہ کمال الدین صاحب و مولوی محمد علی صاحب یا دیگر کسی بھائی مشمولہ حلقہ نے نہ کہا۔ کہ حضرت صاحب نے تو نبوت کا دعویٰ نہیں کیا۔ آپ حضرت صاحب کو نبی کیسے کہتے ہیں۔ گویا خاموشی اثبات کی بیّن دلیل تھی۔ کہ خواجہ کمال الدین صاحب و مولوی محمد علی صاحب وغیرہ حضرت صاحب کی حیات میں آپ کو نبی سمجھتے تھے۔ اور اعتقاد میں تغیر مصلحتاً بعد میں ہوا۔

(۲) ۱۹۰۶ء کے سالانہ جلسہ پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مسجد اقصیٰ میں تقریر فرمائی۔ دوران تقریر میں ایک پاک فقرہ بزبان پنجابی فرمایا۔ کہ وڈے وڈے شہراں وچ جا کے دیکھو۔ لوک نسے نسے پھر دے ہیں۔ کسی دا ڈھڈ پھڑ کے پچھو کتھے جاناں ہیں ایہی پتہ لگو کہ دنیا دے کم۔ پھر ہندوستانی زبان میں فرمایا۔ کہ اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ دنیا داری بہت بڑھ گئی ہے۔ دین کا کسی کو فکر نہیں۔

(۳) پھر اسی تقریر میں فرمایا۔ چور اور زانی کیسے مذموم پیشہ کے لوگ ہیں۔ اگر کوئی شخص ان کے ساتھ بھی سچا دوستانہ ڈالے۔ تو کم از کم چور اپنے دوست کے ہاں چوری نہ کرے گا۔ اور زانی زنا سے اپنے دوست کے گھر سے باز رہے گا۔ جب چور اور زانی سے بھی بوجہ سچے اخلاص اور دوستانہ کے فائدہ پہنچ سکتا ہے۔ تو کیا خدا ان سے بھی گیا گذرا ہے۔ کہ اس کے ساتھ سچے تعلق سے کوئی فائدہ نہ پہنچے۔ مگر افسوس کہ لوگ خدا سے تعلق پیدا نہیں کرتے۔ اگر تعلق پیدا کریں تو بہت بڑے فوائد پہنچ سکتے ہیں۔

خاکسار محمد افضل سابق سب انسپکٹر۔ گورنمنٹ پٹیالہ
حال سوداگر جالی گنج دہلی

جلسہ سالانہ پر چندہ الفضل نہ دینے والے

احباب نوٹ کر لیں۔ کہ چونکہ اکثر اصحاب نے خلاف توقع جلسہ سالانہ کے موقعہ پر چندہ الفضل جمع نہیں کرایا۔ حالانکہ ان کی قیمت الفضل ۱۵ر دسمبر یا ۳۱ر دسمبر تک ختم ہو چکی ہے۔ اسلئے ان تمام دوستوں کے نام جن کا چندہ الفضل ۱۵ر دسمبر سے لیکر ۳۱ر جنوری تک کسی تاریخ کو ختم ہو چکا ہے۔ یا ہونے والا ہے۔ ان کے نام ۱۵ر جنوری کا الفضل وی پی ہوگا۔ مہربانی فرما کر وی پی وصول کر لیں۔ اور واپس انکاری کر کے نقصان نہ پہنچائیں۔ احباب نے یہ شکوہ تو کیا۔ کہ الفضل کیوں ہفتہ میں دو بار کر دیا گیا۔ مگر عملی مدد کی یہ صورت رہی۔ کہ جلسہ سالانہ کے موقعہ پر باوجود چار ہزار اشتہار شائع کرنے اور حضرت خلیفۃ المسیح کا ارشاد بر موقعہ مجلس مشاورت یاد دلانے کے صرف ۲۷ نئے خریدار ہوئے۔ خریداروں کی یہ رفتار رہی۔ تو ہفتہ میں دو بار بھی چلانا مشکل ہو جائے گا۔ احباب مہربانی فرما کر توسیع اشاعت میں توجہ دیں۔ اور جو خریدار ہیں۔ وہ وی پی واپس کر کے خریداروں کی تعداد اور بھی گھٹانے کا موجب نہ بنیں۔

(مینیجر الفضل قادیان)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اشتہار

مشہدی تحفے

معزز حضرات ہم نے یہاں اعلےٰ قسم کا مال مثلاً۔ لنگیاں و قناویز اور رومال وغیرہ کا بندوبست کیا ہے۔ مال خدا کے فضل سے نہایت اعلےٰ اور دیانتداری سے روانہ کیا جاوے گا۔ نرخ لنگی عہ فی گز۔ قناویز عہ فی گز۔ رومال ریشمی مشہدی عہ عہ للعہ رنگ۔ لنگی فقط گز اور جس رنگ کی درکار ہو۔ ہمراہ آرڈر تحریر فرماویں۔ لنگیوں کا رنگ سلیٹی۔ سیاہ۔ سفید حاشی سیاہ حاشی سلیٹی حاشی ہوتا ہے۔ علاوہ اس کے ہم یہاں سے اعلےٰ قسم کے خشک قندھاری فروٹ مثلاً کشمش۔ بادام۔ پستہ۔ زرد آلو وغیرہ بالکل واجبی قیمت پر ارسال کر سکتے ہیں۔ آزمائش شرط ہے۔ مال بذریعہ وی پی یا پیشگی قیمت آنے پر روانہ کیا جاوے گا۔

المشتہر

محمد اسمٰعیل احمدی منیجر احمدیہ سپلائنگ ایجنسی سورج گنج بازار کوئٹہ۔ بلوچستان

اہل جرمن کی حیرت انگیز کاریگری کیمیکل گولڈ سونے کی چوڑیاں

جرمن والوں نے جہاں اور ہزاروں چیزیں عجیب و غریب ایجاد کی ہیں۔ وہاں یہ کیمیکل گولڈ کی چوڑیاں بھی اس قدر نفیس بنائی ہیں کہ ان کی جتنی بھی تعریف کیجائے کم ہے۔ یہ چوڑیاں ایک خاص قسم سے بنائی ہیں۔ ان پر نہایت خوشنما بیل بوٹوں کا کام ہو رہا ہے۔ نہایت خوبصورت معلوم ہوتی ہیں۔ ان پر ملمع نہیں ہے۔ کسوٹی پر لگاؤ۔ گھس لو۔ کاٹ لو مثل سونے کے دمکتی رہتی ہیں کالی نہیں پڑتیں۔ زنگ نہیں لگتا۔ میلی نہیں ہوتیں۔ بانو روپے کی چوڑیاں بھی ان کے آگے مات ہیں۔ بڑی بڑی بیگمیں ان کو استعمال کرتی ہیں۔ بنگال اور دکن میں تو ان کا عام رواج ہے۔ قیمت فی سٹ جس میں ۱۲ چوڑیاں ہیں عہ علاوہ محصول۔ ۶ سٹ کے خریدار کو ایک سٹ مفت۔ ۱۲ سٹ کے خریدار کو کلائی پر باندھنے کی ایک گھڑی انعام۔ فرمائش کے ساتھ ناپ ضرور بھیج دیجئے۔ ملنے کا پتہ

سیٹھ اظہار الحسن سوداگر ڈوری بازار متھرا نمبر ۹

دو منزلہ مکان فروخت ہوتا ہے

محلہ دارالرحمت میں ایک دو منزلہ مکان جس کا رقبہ ایک کنال ہے۔ فروخت ہوتا ہے۔ جو صاحب چاہیں۔ دیکھ کر خرید لیں۔

مستری احمد دین معرفت شاہ دین احمد درزی قادیان ضلع گورداسپور

اکسیر تسہیل ولادت

مستورات کے لئے خدا کی نعمتوں میں سے ایک نعمت ہے اس دوائی کے بروقت استعمال سے ولادت کی مشکل گھڑیاں ایسی آسان ہو جاتی ہیں۔ کہ زچہ کو کسی قسم کی تکلیف معلوم نہیں ہوتی۔ رفاہ عام کی خاطر قیمت بالکل تھوڑی۔ صرف دو روپے معہ محصول ڈاک۔

منیجر شفاخانہ۔ سلانوالی۔ ضلع سرگودھا

اشتہار زیر آرڈر ۵ قاعدہ نمبر ۲۰

بعدالت جناب مولوی محمد ابراہیم صاحب بی۔ اے۔ ایڈیشنل سب جج بہادر دوسوہہ

دھرت رام ولد بھنوں قوم راجپوت سکنہ بلڑ نیردین تھانہ مکریاں مدعی

بنام

سماۃ بھبو بیوہ روڑا ذات راجپوت سکنہ بلڑ نیردین تھانہ مکریان مدعا علیہا

دعوٰی دخلیابی آراضی

مقدمہ مندرجہ عنوان میں مدعا علیہا کے نام کئی بار سمن جاری ہو چکا ہے۔ مگر تعمیل نہیں ہوئی۔ درخواست و بیان حلفی سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ وہ تعمیل سمن سے عمداً گریز کرتی ہے۔ لہذا بذریعہ اشتہار ہذا مشتہر کیا جاتا ہے۔ کہ اگر بتاریخ ۲۴/۲ مدعا علیہا عدالت ہذا میں اصالتاً یا وکالتاً حاضر ہو کر جوابدہی مقدمہ نہ کرے گی۔ تو کارروائی یکطرفہ عمل میں لائی جاویگی۔

بثبت دستخط ہمارے اور مہر عدالت سے آج بتاریخ ۱۸ ردسمبر ۱۹۲۵ء جاری کیا گیا۔

مہر عدالت دستخط حاکم

وہ نئی کتب جو جلسہ پر چھپیں

حدوث روح وادہ عہ۔ احمدی جنتری ۲ر۔ تعلیم خاتون خزینۃ العلوم ۵ر۔ مباحثہ سرگودھا ۴ر۔ مباحثہ آریہ سماج ۶ر مباحثہ ختم نبوت ۳ر۔ بلائے دمشق ۱۰ر۔ نغمہ اکمل عـ۱ر۔ عاقبۃ المکذبین ۲ر۔ صادقوں کی روشنی ۵ر۔ تبلیغی مضامین ۱۰ر۔ کشتی نوح ۶ر۔ تلوار مہدی ۱۱ر۔ حمائل شریف مع البطر زمیرنا القرآن زرد کاغذ عا۔ سفید کاغذ عا۔ بہائی مذہب ۱۰ر۔ قتل مرتد اور اسلام عہ ۔ پرانی تحریریں ۳ر۔ حقیقۃ النبوۃ عہ۔ عشق مسیح الاستخلاف ۴ر۔ انذاری پیشگوئی متعلقہ احمد بیگ ۳ر۔ بارہ نشان جس میں حضرت اقدس کی بارہ پیشگوئیوں کے اعتراضوں کے جواب ہیں۔ نور القرآن ہر دو حصہ ۹ر۔ ستارہ قیصرہ ۱۰ر۔ ۔۔۔ تاتی باری تعالےٰ عہ۔ درثمین اردو نہایت عمدہ خوشخط اور اعلیٰ کاغذ چھپائی نفیس ۔۔۔ کے فوٹو بھی حضرت اقدس کا لگوایا گیا ہے اور ویسے ہی ۔۔۔ بھی عمدہ چھپی ہے۔ اور اس کے ساتھ خلیفہ اول کی دو تقریریں بھی شامل کر دی گئی ہیں۔ ۶ر۔ لطائف فلاسفر ۲ مع فوٹو ۲ر حصہ ۲ر معین المبلغین یا احمدیہ نوٹ بک جس میں اڑہائی ہزار کے قریب دلائل اور قریباً پانصد صفحے اور لکھائی چھپائی عمدہ قیمت مجلد عہ بیجلد ۲ مجربات نورالدین حصہ اعا۔ حصہ ۲ عا۔ عبرت ۸ر۔

نعیم بک ایجنسی قادیان

قابل توجہ ناظرین اخبارات الحکم والفضل

کیا خریداران اکسیر الاجسام سے اس قسم کی توقع کی جا سکتی ہے۔ کہ وہ ازراہ کرم دوائی مذکورہ کے فوائد یا عدم فوائد کی نسبت اپنی منصفانہ قیمتی آراء سے نیاز مند منیجر اکسیر الاجسام کو ہفتہ عشرہ کے اندر اندر مطلع فرما کر مشکوری کا موقع دینگے۔ اطلاعی پوسٹ کارڈ کی قیمت انشاء اللہ تعالےٰ ان کی خدمت میں واپس کر دی جائیگی

ذیل میں ایک حیرت انگیز سفوف جو فوائد میں وجع المفاصل کے مریضوں کے لئے اکسیر سریع التاثیر ثابت ہو چکا ہے۔ پیشکش کرتا ہوں۔

سفوف مجرب

یہ سفوف وجع المفاصل وجع الورک عرق النسا اور نقرس کے لئے بارہا تجربہ میں آچکا ہے۔ یاد رکھنا چاہیئے۔ وجع المفاصل جوڑوں کے درد کو کہتے ہیں۔ اگر پاؤں کی ایڑی اور انگلیوں میں درد ہو تو اس کا نام نقرس ہے۔ اور ایسا ہی اگر سرین کے جوڑ میں درد ہو تو اسکو وجع الورک سمجھنا چاہیئے۔ اور اگر وہاں سے گذر کر گھٹنے تک پہونچے۔ تو اس کو عرق النساء کہتے ہیں۔ اس کے فقط ایک ہفتہ کے استعمال سے شافی مطلق کے حکم سے کامل صحت ہوگی قیمت علاوہ محصول ڈاک فی بوتل چھ روپیہ (۶ روپے) ہے۔ پرچہ ترکیب استعمال دوائی کے ہمراہ ارسال ہوتا ہے۔

المشتہر

منیجر اکسیر الاجسام محلہ دار الفضل قادیان ضلع گورداسپور

موتی سرمہ کی دھوم مچ گئی

یکدم دس تولہ کا آرڈر

جناب شیخ حیدر علی صاحب سٹرٹیس سیٹلمنٹ سے لکھتے ہیں۔ کہ آپ کا موتی سرمہ ملا۔ جن لوگوں نے استعمال کیا بے حد تعریف کرتے ہیں۔ لہذا دس تولہ اور موتی سرمہ فی الفور بذریعہ وی پی روانہ کر دیجئے۔ آج ایک دنیا مانتی ہے۔ کہ یہ سرمہ ضعف بصر۔ ککرے۔ خارش جلن۔ پھولا۔ جالا۔ دھند۔ غبار۔ پڑبال۔ پانی بہنا۔ ناخونہ۔ ابتدائی موتیا بند۔ گوہانجنی۔ رتوندہ۔ غرضیکہ جملہ امراض چشم کے لئے اکسیر ہے یہی وجہ ہے۔ کہ جو ایک دفعہ اسے منگاتا ہے وہ ہمیشہ کے لئے اس کا گرویدہ ہو جاتا ہے۔ قیمت فی تولہ عہ

اکسیر البدن رجسٹرڈ

گزر کو زور آور اور زور آور کو شاہ زور بنانا اس دوا پر ختم ہے دل میں نئی امنگ اعضاء میں نئی ترنگ۔ دماغ میں ۔۔۔ پیدا کرنا بس اس دوا کا ہی کام ہے۔ گویا ہر قسم کی بدنی و دماغی کمزوری کے لئے اکسیر اعظم ہے۔ ایک ماہ کی خوراک کی قیمت پانچ روپے

ملنے کا پتہ

منیجر نور اینڈ سنز نور بلڈنگ قادیان ضلع گورداسپور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خلافت کانفرنس کی کارروائی

۲۴ دسمبر کو کانپور میں خلافت کانفرنس ہوئی۔ جس میں حکیم اجمل خاں اور ڈاکٹر کچلو شریک نہیں ہوئے۔ مولانا حسرت موہانی صدر استقبالیہ کمیٹی کے خطبہ کا خلاصہ یہ ہے۔ کہ ابن سعود کے انگریزوں کے ساتھ معاہدہ اور مقامات مقدسہ پر گولہ باری کی مذمت کی گئی ترکوں کو خلافت کا خاتمہ کرنے کا کوئی اختیار نہیں۔ خلافت اسوقت تک قایم رہے گی۔ جب تک کہ اسلام کی ہستی باقی ہے۔ ترکوں نے منصب خلافت کی ذمہ داری قبول کرنے سے انکار کیا ہے۔ وہ خلافت کی ہر طرح سے امداد کے لئے تیار ہیں۔ ترک اپنے ملک میں خلافت قائم کرنے سے انکار کردیں۔ تو شاہ حجاز یا حجاز کی جمہوری حکومت کے صدر کو خلیفہ بنایا جائے۔ مگر ترکوں کی مدد کے بغیر خلافت ناممکن ہے۔ ابن سعود کے انگریزوں سے معاہدہ کے نتیجہ میں ترکوں اور اور درویشوں کے فوائد خطرے میں پڑ گئے ہیں ؛

مولانا ابوالکلام آزاد صدر خلافت کانفرنس نے زبانی خطبہ پڑھا اس کا لب لباب یہ ہے :۔ تحریک خلافت قائم رہے۔ اور اسے تقویت دی جائے۔ کیونکہ وہ اسلامی دنیا کو پریشان کرنے والے معاملات میں ہندوستانی مسلمانوں کی نمائندہ ہے۔ خاندان شریف کے زوال پر اظہار مسرت کیا گیا۔ اور ابن سعود کو اس کے لئے مبارک باد دی گئی۔ ابن سعود کا مقامات مقدسہ کے نقصان پر اظہار افسوس کیا گیا۔ اس کی مفتیان دین کی رائے پر عمل کرنے کے لئے آمادگی ظاہر کی گئی مسلمانان عالم کی کانفرنس سے حجاز کے مستقبل کا فیصلہ اور کانفرنس میں مسلمانان ہند کی کافی نمائندگی پر زور دیا گیا۔ ہندوستان کی اندرونی سیاست میں خلافت کمیٹیوں کو کانگرس کمیٹیوں کے ساتھ اتحاد لازمی ہے۔ تاکہ قومی پروگرام ترقی کرے۔ خلافت کمیٹیوں کو کونسلوں میں داخلہ کے لئے قطعی فیصلہ کرنا چاہیئے۔ میں خود کونسلوں میں جاکر کام کرنے کا حامی ہوں۔ عام لوگوں کو تعلیم دی جائے۔ جنوبی افریقہ کے وفد سے اظہار ہمدردی کیا گیا۔ موصل کے متعلق فیصلہ خلاف انصاف ہے۔ ترک یہ فیصلہ منظور نہ کرینگے۔ دمشق پر فرانسیسیوں کی گولہ باری کے خلاف اظہار ناراضگی کیا گیا۔ مسلمانوں کو آئندہ سال حج بڑی تعداد میں کرنے کا مشورہ دیا۔ ریف کے مجاہد عبدالکریم کو مبارکباد دی جائے ؛

خلافت کانفرنس [illegible] جو ریزولیوشن پاس کئے گئے ان میں سے اہم حسب ذیل ہیں :۔

یہ کانفرنس مشرق کے قدیم اور اسلام کے سیزدہ صد سالہ علم و تمدن کی یادگار دمشق کی وحشیانہ بربادی کو جو فرانسیسی عکمبرداری کا لازمی نتیجہ ہے۔ موجودہ عہد کی سب سے ہولناک انسانی تباہی تصور کرتی ہے۔ اور مصیبت زدگان شام کے ساتھ اپنی دلی ہمدردی کا اظہار کرتی ہے۔ یہ کانفرنس اپنے شامی بھائیوں کو یقین دلاتی ہے۔ کہ ان کی اس قومی جنگ آزادی میں ہندوستان کی دلی ہمدردی ان کے ساتھ ہے ؛

یہ کانفرنس عراق کی موجودہ حکومت کو جائز اسلامی حکومت تصور نہیں کرتی۔ بلکہ اس کو برطانیہ کی استعماری حکومت سمجھتی ہے اس وجہ سے عراق کی حکومت کے نام سے موصل کے برطانوی مطالبہ کو اور جمعیۃ الاقوام کے اس تازہ ترین فیصلہ کو جو درحقیقت برطانیہ کا ساختہ پرداختہ ہے ناجائز اور ناقابل قبول تصور کرتی ہے۔ یہ کانفرنس اس کا اعلان کرتی ہے۔ کہ اگر ترک اپنے اس حق کے حصول کے لئے جنگ پر مجبور ہوں۔ تو ان کے اعلان جنگ کو یہ کانفرنس حق بجانب سمجھیگی۔ اور اپنا فرض سمجھے گی۔ کہ جو امداد ان کو پہنچائی جاسکتی ہو۔ پہنچائی جائے ؛

یہ کانفرنس اعلان کرتی ہے۔ کہ عقبہ اور معان حجاز کے لازمی جزو ہیں۔ ان کے حجاز سے انقطاع اور شرق اردن میں الحاق کو ناجائز تصور کرتی ہے ؛

یہ کانفرنس ہندوستان کے ہاتھ سے کاتے ہوئے اور بنے ہوئے کپڑے کی ترقی و ترویج کی ضرورت اور فائدہ پر بدستور اعتقاد ظاہر کرتی ہے ؛

خلافت کانفرنس کا یہ اجلاس امیر محمد بن عبدالکریم کو انکی یادگار اور تاریخی فتحمندیوں پر تہ دل سے مبارکباد دیتا ہے ؛

یہ کانفرنس اپنے جنوبی افریقہ کے ہندوستانی بھائیوں کے ساتھ اس جدوجہد میں اپنی دلی ہمدردی کا اظہار کرتی ہے۔ جو وہ اپنے قدرتی اور شہری حقوق کی حفاظت کے لئے کر رہے ہیں ؛

یہ کانفرنس سلطان عبدالعزیز آل سعود کو مدینہ منورہ اور جدہ میں اس کی افواج کے پر امن داخلہ پر مبارکباد دیتی ہے۔ اور اس امر پر اپنی دلی مسرت کا اظہار کرتی ہے۔ کہ سرزمین حجاز کلیۃً شریفی حکومت کے جابرانہ دور سے پاک ہوگئی۔

یہ کانفرنس طے کرتی ہے۔ کہ مرکزی خلافت کمیٹی آئندہ موسم حج کے موقعہ پر حاجیوں کی بکثرت روانگی اور واپسی کے لئے ہر قسم کی سہولتیں مہیا کرنے کا انتظام کرے۔ اور جدہ میں یا دوسرے مقامات پر اپنے دفاتر کھولدے ؛

خلافت کانفرنس کا یہ اجلاس نہایت افسوس کے ساتھ اعلان کرتا ہے۔ کہ صدر استقبالیہ فضل الحسن صاحب حسرت موہانی نے اپنے خطبہ میں جو اعتراضات و بیجا حملے خلافت کمیٹی پر کئے ہیں۔ اور اس کی مسلمہ پالیسی کے خلاف اظہار کیا گیا ہے ان کے باعث یہ خطبہ صدارت خلافت کمیٹی کے ریکارڈ میں تصور نہ کیا جائے

یہ کانفرنس حکومت ہند کی اس تجویز سے کہ موپلا قیدیوں کے اہل و عیال کو جزائر انڈمان میں آباد کیا جائے۔ اپنی دلی بیزاری کا اعلان کرتی ہے۔ اس لئے کہ وہاں کے خاص خاص مقامات پر سنگین حالات

نیشنل کانگریس کی کارروائی

کانگریس میں آج زیر صدارت شریمتی نیڈو کانپور میں منعقد ہوئی۔ حسب ذیل ریزولیوشن پاس ہوئے :۔

(۱) بنگال ریگولیشن ۱۸ اور بنگال آرڈیننس پر اظہار نفرت کیا جائے۔ جس کے ذریعہ بنگال کے چوٹی کے لیڈر زیر حراست کئے گئے ہیں۔ سر تیج بہادر سپرو کے زیر صدارت جو تحقیقاتی کمیٹی جابرانہ قوانین کے متعلق مقرر کی گئی تھی۔ اس نے ان قیدیوں کی رہائی کی سفارش کی تھی۔ گورنمنٹ نے یہ سفارش منظور کرکے بھی ان کو رہا نہیں کیا۔

(۲) یہ کانگرس سخت افسوس کرتی ہے۔ کہ پنجاب گورنمنٹ نے باوجود گوردوارہ ایکٹ کے ذریعہ مصالحت ہو جانے کے محض اس اصطلاحی وجہ کی بنا پر سکھ قیدیوں کو ابھی تک رہا نہیں کیا۔ کہ گوردوارہ قیدی وہ اقرار نامہ لکھ کر نہیں دیتے۔ کہ جسے جہاں آتما قیدی اپنی خودداری کے منافی خیال کرتے ہیں۔ اس کانگرس کی رائے ہے۔ کہ گوردوارہ سوال کا اس وقت تک کوئی مناسب تصفیہ نہ ہوگا۔ جب تک کہ گوردوارہ قیدیوں کو غیر مشروط طور پر رہا نہیں کیا جاتا ؛

(۳) برہما سے بغیر برہمی کے اخراج کی تجویز قابل ملامت ہے۔ اور وہ منظور نہ کی جائے ؛

(۴) تمام کانگرس تقاریب پر کھدر کا استعمال لازمی کیا جائے ؛

(۵) ہندوستان کے باشندے یقین دلاتے ہیں۔ کہ وہ جنوبی افریقہ کے ہندوستانیوں کو ان کی جدوجہد میں پوری مدد دینگے ؛

(۶) آل انڈیا کانگریس کمیٹی اور ورکنگ کمیٹی کی کارروائی معمولی طور پر ہندوستانی زبان میں کی جائے۔ انگریزی زبان یا کسی صوبہ کی زبان اس وقت استعمال کی جائے۔ جبکہ سپیکر ہندوستانی زبان میں تقریر کرنے کی قابلیت نہ رکھتا ہو۔ یا جہاں کہیں کہ ان زبانوں ہی میں تقریر کا موقع پیش آئے۔ اور یہ کہ پراونشل کانگرس کمیٹی کی کارروائی اس کے صوبہ کی زبان میں کی جائے ؛

(۷) کانگرس کے زیر انتظام ایک خارجہ صیغہ قائم کیا جائے۔ جو ممالک غیر میں قیام رکھنے والے ہندوستانیوں کی سلطنت [illegible] کے متعلق ایسی تبلیغ ممالک غیر میں کرے۔ جس سے وہاں کے لوگوں کو اصل حقیقت معلوم ہو جائے ؛

۲۴ دسمبر کی رات کو کانگرس کے اجلاس میں بعض لوگوں نے فساد کیا۔ فسادیوں کے مقابلہ میں پنڈت جواہر لال نہرو اور کانگرس والنٹیر زخمی ہوئے۔ حکیم حسرت موہانی نے والنٹیروں کے طمانچے رسید کئے۔ ۲۵ کو بھی فساد کا خطرہ رہا ؛

۲۴ دسمبر کو کانگرس پنڈال کے قریب سودیشی اشیاء کی نمائش کا مہاتما گاندھی نے افتتاح کیا۔ مہاتما جی نے کہا۔ کہ اس ہفتہ میں یہاں جو تقریباً ۳۰ کانفرنسیں ہونگی۔ مجھے ان میں سے کسی ایک کی صدارت پیش کی گئی ہیں۔ مگر

(مہتمم عبدالرحمٰن صاحب کشمیری قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپوا کر مالکان سے قادیان سے شائع کیا)